آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے　　لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

# ریویو آف ریلیجنز

یعنی

## دنیا کے مذاہب پر نظر


جلد ۱۱ | بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء | شوال سنہ ۱۳۳۰ھ | نمبر ۹

چندہ سالانہ للعہ

عوام سے عہ طلباء سے عہ


### فہرست مضامین




قادیان ضلع گورداسپور سے ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء کو صدر انجمن احمدیہ کے اہتمام سے شائع ہوا۔

# قصائد احمدیہ

## منِ الامام

# حُجّۃ الاسلامؑ

حضرت اقدسؑ کی اُردو اور فارسی نظمیں تو پہلے الگ شائع ہو چکی ہیں مگر اب تک آپکے عربی قصائد الگ رسالہ کی شکل میں شائع نہیں ہوئے تھے اب عربی قصائد بھی جمع کرکے ایک کتاب کی شکل میں شائع کیے گئے ہیں۔ یہ قصائد نہ صرف معارف و اسرار سے لبریز ہیں اور حمد الٰہی اور نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خزائن اور حضرت اقدسؑ کے دلائل سے پُر ہیں بلکہ عربی سیکھنے کا بھی ایک اعلیٰ ذریعہ ہیں۔ یہ کتاب ۱۵۸ صفحوں پر ختم ہوتی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر شائقین دفتر میگزین قادیان سے طلب کریں۔

**پارہ اوّل دوم۔ سوم**

چونکہ ایسے قرآن شریف یا علیحدہ پارے بہت کم ملتے ہیں جن پر اعراب صحیح لکھے ہوں اور قاعدہ یسّرنا القرآن ختم کرکے بچّے بآسانی قرآن شریف پڑھ سکیں۔ ہم نے یہ دقّت محسوس کرکے قاعدہ یسّرنا القرآن کی طرز پر پارہ اوّل۔ دوم۔ سوم نہایت اہتمام سے چھپوائے ہیں۔ جو احباب اپنے بچّوں کو قاعدہ یسّرنا القرآن شروع کرواتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ قاعدہ ختم ہونے پر پہلے یہ پارے پڑھائیں تا بچّہ کو قرآن شریف پڑھنے میں دقّت نہ ہو۔ یہ پارے اُن بچّوں کیلئے بھی مفید ہیں جو دوسرے قاعدے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ ان پر اعراب بہت صحیح اور اپنے اپنے موقعہ پر دیئے گئے ہیں۔

نیز ہم نے ایسے قرآن شریف بھی منگوائے ہیں جو نسبتاً بہت صحیح ہیں اور اعراب اپنے اپنے موقعہ پر صحیح دیئے ہیں۔ ہماری رائے میں عام قرآن شریفوں کی نسبت انپر پڑھنے سے بچّوں کو بہت سہولت ہوگی۔ تینوں پارے ۱ر فی پارہ کے حساب سے اور قرآن شریف مجلد ۱۲ر دفتر میگزین قادیان سے مل سکتے ہیں۔

**اطلاع**:۔ خریداران ریویو کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد میں توقف ہو جائے تو معاف فرمادیں۔

(مینیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# اختلافات بائیبل

زمانہ حال میں انجیل کی تعلیم پر جو اعتراضات وارد ہو رہے ہیں انہوں نے مسیحی دنیا میں ایک شور مچا دیا ہے۔ اس سے قبل نہ صرف اسے متبرک ہی سمجھا جاتا تھا بلکہ اسکا ہر ایک حرف اور شعشہ کلام الٰہی یقین کیا جاتا تھا۔ تمام یسوعی دنیا کا اسپر ایمان تھا اور وہ اسی بات کی تعلیم دیتی تھی کہ بائیبل کی ساری کتابیں اللہ تعالٰی کا کلام ہیں اور تمام کا اس بات پر اتفاق تھا کہ بائیبل کا ایک ایک لفظ سچا اور یقینی ہے ؛

زمانہ حال کے محققین نے ان تمام دعاوی کی جانچ پڑتال شروع کی۔ سب سے پہلی بات جس نے انکو حیرت میں ڈالدیا یہ تھی کہ خود ان کتابوں میں اس قسم کا کوئی دعوٰی موجود نہ تھا جس میں یہ بیان ہو کہ وہ اللہ تعالٰی کا کلام ہیں۔ انپر ثابت ہوگیا کہ بائیبل مروجہ بعض نامعلوم مصنفوں کی تصنیف ہے اور کہ اُن نامعلوم مصنفوں کو خدا قرار دینا سخت غلطی اور جہالت ہے۔ پھر اس کتاب کو پرکھنے سے انپر واضح ہوگیا کہ چونکہ وہ مجموعہ اغلاط اور تناقضات ہے اس لیئے کلام الٰہی ہونا تو کجا تاریخی لحاظ سے بھی یہ ایک ناقابل اعتبار کتاب ہے۔ معترضین کے معقول اور ناقابل جواب اعتراضات نے بڑے بڑے کٹر مسیحیوں کے عقیدہ کو متزلزل کردیا اس لیئے مسیحی دنیا کے قریباً تمام روشن خیال آدمی بائیبل کے کلام الٰہی ہونے پر ہرگز یقین نہیں رکھتے۔ اس کے خلاف عیسائیوں میں ایک پُرانے اور بھسڈی خیالات کا گروہ ہے جو ان محققین کی بات کیطرف دھیان نہیں کرنا چاہتا اور اپنے باپ دادوں کی اندھی تقلید پر اڑا ہُوا ہے۔ انہیں میں ایک فرقہ رومن کیتھولک ہے جو

ابھی تک بائبل کے ہر ایک لفظ کو خدا کا کلام مانے چلے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں چند اور بھی فرقے اسی قسم کے ہیں۔ مثلاً لیوتھرن چرچ نے ابھی حال ہی میں اپنے عقائد کو شائع کر کے بائبل کے تقدس اور بے خطا ہونے کا اقرار کیا ہے۔ بقول اخبار ٹروتھ سیکر نیویارک اس فرقہ (لوتھرن چرچ) نے اپنی ایک بڑی مجلس میں جو سینٹ لوئیس میں منعقد کیگئی تھی اپنے عقائد کے بارے میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس کر کے شائع کیا کہ یہ مجلس خداوند یسوع مسیح کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ ہم بائبل کو خداوند کا بے خطا اور غلطی سے مبرّہ و منزّہ کلام سمجھتے ہیں اور خداوند یسوع مسیح کی خدائی۔ کنواری سے پیدائش۔ جسمانی صعود اور خداوند کا بیٹا ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ روح القدس ہمیں کفار کی مانند عذاب میں مبتلا نہ کریگا۔ اس کے بعد دوسرا ریزولیوشن پاس ہؤا کہ ہم ایسے شخص کے ساتھ تعلق نہیں رکھیں گے جو اس کے خلاف ہمیں تعلیم دے۔ جس کے بعد پروفیسر ڈبلیو۔ ایچ۔ ٹی۔ ڈاؤ آف کنکارڈیا سیمنری نے اپنے لیکچر میں لوتھرن مذہب کا خاکہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کھینچا "ہمارا ایمان ہے اور ہماری تعلیم میں یہ بات داخل ہے کہ نیا اور پرانا عہد نامہ خدائے تعالیٰ کا الہامی نوشتہ ہے اور کہ خداوند نے اسکے ترتیب دہندوں کی روح القدس سے مدد کر کے اپنے پاک کلام کو انکے ذریعہ سے ظاہر کیا۔ اور نہ صرف مضامین الہامی ہیں بلکہ الفاظ بھی الہامی ہیں۔ اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ بائبل کی ۶۶ کتابیں خداوند کا سچّا اور بے عیب کلام ہیں۔ جنکی تعلیم کا اصل مدعا یہ ہے کہ یسوع مسیح سچا خدا۔ کامل انسان جو کنواری مریم کے پیٹ سے پیدا ہؤا ہمارا مالک اور شفیع ہے۔ ہم اُن لوگوں کو بہت بُرا سمجھتے ہیں جن کو بائبل کی کسی عبارت پر شک یا اعتراض ہے اور ہم اُن نادان عالموں کی اُن تمام سکیموں سے سخت اختلاف رکھتے ہیں جن کا مدّعا یہ ہے کہ موجودہ بائبل کی بجائے ایک نئی بائبل مرتب کیجاوے جو انسانوں کے لیئے زیادہ کارآمد ہو سکے"۔

مندرجہ بالا بیانات سے یہ امر صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مسیحی ممالک میں جہاں بہت سے جاہل لوگوں کو پرانے عقائد پر قائم رکھنے کے لیئے کوشش کی جارہی ہے وہاں علماء کا ایک ایسا گروہ بھی پیدا ہو گیا ہے جو کہ بائبل کے الہامی کلام ہونے۔ یسوع کی

خدائی۔ کفارہ۔ اور بائیبل کی ۶۶ کتابوں کے خدائے تعالیٰ کا آخری کلام ہونے سے انکاری ہے اور آخرالذکر گروہ ہی ہے جسے لوتھرن چرچ والوں نے نادان عالموں کا خطاب دیا ہے حالانکہ فی الحقیقت روشن ضمیر اور داناگروہ وہ ہی ہے ؛

ہمیں تعجب آتا ہے کہ موجودہ زمانہ کے روشن خیال لوگوں کے زبردست اعتراضات کو دیکھکر بائیبل کو کن وجوہات کی بناپر الہامی یقین کیا جاسکتا ہے اس بات کا ایک صریح ثبوت کہ موجودہ بائیبل خصوصاً نئے عہدنامے کا بڑا حصہ خدائے تعالیٰ کا کلام نہیں یہ ہے کہ اس میں اتنا تضاد پایا جاتا ہے کہ جو ایک الہامی کتاب کی شان سے بعید ہے ہم ذیل میں بائیبل کے بعض اختلافات درج کرتے ہیں۔ یہ فہرست کسی صورت سے بھی مکمل نہیں کی جاسکتی کیونکہ قریباً تمام بائیبل خصوصاً چار اناجیل میں اسقدر تضاد پایا جاتا ہے کہ ایک آدمی کے لیئے یہ ناممکن محض ہے کہ وہ تمام اختلافات کو جمع کرسکے۔ تاہم اس فہرست سے بہت عمدہ طور پر واضح ہوجاتا ہے کہ مسیحیوں کی موجودہ کتب مقدسہ کا اکثر حصہ انسانوں کا کلام ہے نہ کہ خدائے تعالیٰ کا ؛

"تم کیونکر کہتے ہو کہ ہم تو دانشمند اور خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے۔ دیکھ حقیقت میں اُس نے اُسے عبث بنا رکھا ہے نقل نویسوں کا قلم باطل ہے"۔ (یرمیاہ باب ۱۸ ورس ۸)

"اور جب یہ قوم یا نبی یا کاہن تجھ سے پوچھے اور کہے کہ خداوند کا بھاری پیغام کیا ہے تب تو انہیں کہے گا کیا ہی بھاری پیغام کہ مَیں نے تم کو ترک کیا ہے خداوند کہتا ہے اور نبی اور کاہن اور قوم جو کوئی کہے خداوند کا بھاری پیغام مَیں اُس شخص کو اور اُس کے گھرانے کو سزا دونگا چاہیئے کہ ہر ایک اپنے پڑوسی سے اور ہر ایک اپنے بھائی سے یوں کہے کہ خداوند نے کیا جواب دیا ہے اور خداوند نے کیا کہا ہے پر خداوند کے بھاری پیغام کا ذکر تم کو کبھی نہ کرنا ہوگا۔ کہ ہر ایک آدمی کا سخن اُسی کے لیئے بھاری پیغام ہوگا کیونکہ تم نے زندہ خدا رب الافواج ہمارے خدا کی باتوں کو بگاڑ ڈالا ہے"۔ یرمیاہ باب ۲۳ ورس ۳۳ سے ۳۶ تک۔

اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ (مائدہ ۳۰) (خدائے تعالیٰ کی) باتوں کو انکی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور جو پند انکو دی گئی تھی اُس کا بڑا حصہ یہ بھلا بیٹھے ہیں ؛

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الخ (سورہ بقر آیت ۷۹) ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لیئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ؛

## فہرست اختلافات بائیبل

(۱) لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھا کیونکہ جس دن تو اُس سے کھائیگا تو ضرور مرے گا (پیدائش باب ۲ ورس ۱۷) مگر اُس درخت کے پھل کو جو باغ کے بیچوں بیچ ہے خدا نے کہا کہ تم اُس سے نہ کھانا اور نہ اُسے چھونا ایسا نہ ہو کہ مر جاؤ (پیدائش باب ۳ ورس ۳)

نوٹ - ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم پھل کھاتے ہی اُسی دن مر جائیگا - دوسری طرف کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہُوا بلکہ آدم نو سو تیس برس تک زندہ رہا ؛

(۱) اور عورت نے جوں دیکھا کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے خصم کو بھی دیا اور اُس نے کھایا تب دونوں کی آنکھیں کھُل گئیں اور اُنہیں معلوم ہُوا کہ ہم ننگے ہیں اور انہوں نے انجیر کے پتّوں کو سی کے اپنے لیئے لنگیاں بنائیں (پیدائش باب ۳ ورس ۶-۷) اور آدم کی ساری عمر نو سو تیس برس کی ہوئی تب وہ مر گیا (پیدائش باب ۵ ورس ۵)

(۲) اور خدا نے جنگلی جانوروں اور مویشیوں کو انکی جنس کے موافق اور زمین کے کیڑے مکوڑوں کو انکی جنس کے موافق بنایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنادیں کہ وے سمندر کی مچھلیوں پر اور

(۲) اور خداوند نے کہا کہ اچھا نہیں کہ آدم اکیلا رہے میں اس کے لیئے ایک ساتھی اُس کی مانند بناؤں گا - اور خداوند خدا نے میدان کے ہر ایک جانور اور آسمان کے پرندوں کو زمین سے بنا کر آدم کے پاس

آسمان کے پرندوں پر اور مویشیوں پر اور تمام
زمین پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر
رینگتے ہیں سرداری کریں اور خدا نے انسان کو
اپنی صورت پر پیدا کیا خدا کی صورت پر اسکو پیدا
کیا نر و ناری انکو پیدا کیا (پیدائش باب ۱ ورس ۲۵-۲۷)
نوٹ۔ انسان حیوانات کے بعد پیدا کیا گیا تھا۔

(۳) جب ارفکسد پینتیس برس کا ہوا اس سے
سلح پیدا ہوا۔
نوٹ۔ سلح کو ارفکسد کا بیٹا لکھا ہے۔

(۴) سب پاک جانداروں میں سے سات
سات نر اور ان کی مادہ اور ان میں سے
جو پاک نہیں ہیں دو دو نر اور انکی مادہ
اپنے پاس لے (پیدائش باب ۷ ورس ۲)
نوٹ - اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے
کہ پاک جانوروں میں سے سات سات
نر و مادہ کشتی نوح میں چڑھائے گئے۔
مگر دوسری طرف کی عبارتوں سے معلوم
ہوتا ہے کہ پاک جانور بھی دو دو ہی
چڑھائے گئے تھے۔ کیا یہ دونوں
کلام خدائے تعالیٰ کا کلام ہو سکتے
ہیں۔

پہنچایا تاکہ دیکھے کہ وہ ان کے کیا نام رکھے
سو جو آدم نے ہر ایک جانور کو کہا وہی اسکا
نام ٹھہرا اور آدم نے سب مویشیوں اور
آسمان کے پرندوں اور ہر ایک جنگلی جانور کا
نام رکھا پر آدم کو اسکی مانند کوئی ساتھی نہ ملا۔
(پیدائش باب ۲ ورس ۱۸-۲۰)
نوٹ۔ انسان حیوانات سے پہلے پیدا کیا گیا۔

(۳) سلح۔ قینان کا اور وہ ارفکسد کا اور وہ
سم کا اور وہ نوح کا اور وہ لمک کا (لوقا آیت ۳۶ باب ۳)
نوٹ۔ سلح کو قینان کا بیٹا لکھا ہے۔

(۴) اور سب جانوروں میں سے ہر جنس کے
دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے کہ وے بچ رہیں
چاہیئے کہ وے نر و مادہ ہوں (پیدائش باب ۶
ورس ۱۹)

اور پاک چارپایوں میں سے اور ان چارپایوں میں سے جو
پاک نہیں اور پرندوں میں سے اور زمین پر کے ہر ایک
رینگنے والوں میں سے۔ دو دو نر و مادہ نوح کے پاس
کشتی میں جیسا کہ خدا نے نوح کو فرمایا تھا داخل ہوئے
(پیدائش باب ۷ ورس ۸-۹)
وے اور ہر ایک جانور اسکی قسم کے مطابق اور ہر ایک مویشی
اسکی قسم کے مطابق اور ہر ایک رینگنے والا جو زمین پر رینگتا ہے
اسکی قسم کے مطابق اور ہر ایک پرندہ اسکی قسم کے
مطابق سب چڑیوں کی ہر ایک قسم کشتی میں داخل

(۵) اخزیاہ بائیس ۲۲ برس کا تھا جبکہ بادشاہ ہوا (۲ سلاطین باب ۸ ۔ ورس ۲۶)

اور ایسا ہوا کہ ایک مدت میں روز بروز بدتر ہو کے دو برس کے بعد اُس کے روگ کے مارے اُسکی (اخزیاہ کے باپ یہورام کی) انتڑیاں نکل پڑیں اور وہ بُری بیماری میں مبتلا ہو کے مرگیا اور اُس کے لوگوں نے اُس کے باپ دادوں کی آتش کی مانند اُسکے لیئے آتش کی

وہ بتیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور اُس نے آٹھ برس یروشلم میں بادشاہت کی اور وہ بغیر اُسپر ماتم کیئے ہوئے جاتا رہا...... اور یروشلم کے باشندوں نے اُسکے چھوٹے بیٹے اخزیاہ کو اُسکی جگہ بادشاہ کیا (۲ تواریخ باب ۲۱ ورس ۱۹-۲۰)

(۲ تواریخ باب ۲۲ ورس ۱)

(۵) اخزیاہ بیالیس ۴۲ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا (۲ تواریخ باب ۲۲ - ورس ۲)

نوٹ - دوسری طرف کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اخزیاہ کا باپ یہورام جب مرا - تو اُسوقت اُسکی عمر ۴۰ سال تھی اور اُس کے مرتے ہی لوگوں نے اُسکے سب سے چھوٹے بیٹے اخزیاہ کو اُسکی جگہ بادشاہ بنایا اور اُسوقت اُسکی عمر ۴۲ سال کی تھی یعنی وہ اپنے حقیقی باپ سے ۲ سال بڑا تھا اور یہ بھی یاد رہے کہ اخزیاہ - یہورام کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا - اُس کے دوسرے بیٹے تو اور بھی اپنے باپ سے بڑے ہونگے - کیا خدا تعالیٰ کے کلام میں ایسی لغویت کا ہونا ممکن ہے -

(۶) کیونکہ اُس نے پیتل ڈھال کے ۲ ستون بنائے ہر ایک ستون اٹھارہ ہاتھ اونچا تھا ایک ایک کا گھیر بارہ ہاتھ کے سوت سے اندازہ کیا جاتا تھا (۱ سلاطین باب ۷ - ۱۵)

(۶) اور اُس نے گھر کے سامنے پینتیس ۳۵ ہاتھ لمبے دو ستون بنائے اور ایک ایک کا سرا جو ایک ایک کے اوپر تھا پانچ ہاتھ لمبا تھا - (۲ تواریخ باب ۳ - ورس ۱۵)

نوٹ - اگر یہ دونوں عبارتیں خدا کا کلام ہوتیں تو ایک جگہ ۱۸ ہاتھ اور دوسری جگہ ۳۵ ہاتھ لمبائی کیوں بیان ہوتی -

(۷) تب ساؤل نے اپنے سلاح بردار سے کہا اپنی تلوار کھینچ اور اُس سے مجھے چھید دے تا نہووے کہ یہ نامختون آویں اور مجھے چھید

(۷) تب داؤد نے اُس جوان کو جس نے اُسکو یہ خبر دی کہا تو نے کیونکر جانا کہ ساؤل اور اُسکا بیٹا یونتن مرے؟ اُس جوان نے

لیں اور میرے ساتھ ٹھٹھا کریں پر اُس کے
سلاح بردار نے قبول نہ کیا اس لیئے کہ وہ
نہایت ڈرا تب ساؤل نے تلوار لی اور اسپر
گرا اور جبکہ اُس کے سلاح بردار نے دیکھا
کہ ساؤل مرگیا تو وہ بھی اپنی تلوار پر گرا
اور اُس کے ساتھ مرگیا - اسموائیل باب ۳۱
ورس ۴ - ۵)

نوٹ - ایک جگہ لکھا ہے کہ ساؤل نے
تلوار پہ گر کر خودکشی کرلی - اور وہ مرگیا. دوسری
جگہ لکھا ہے کہ ایک عمالیقی آدمی نے
جو اتفاقاً ساؤل کے پاس پہنچا اُس کو
قتل کیا - دونوں بیانوں کا مقابلہ کیا جاوے
تو کیسا اختلاف ہے - کیا ایسا اختلاف
خدائے تعالیٰ کے کلام میں ہو سکتا ہے ؟

(۸) اور جب اُسکو لے جاتے تھے شمعون نام
قرینی کو جو شہر کے باہر سے آتا تھا پکڑ کے صلیب
اُسپر رکھدی کہ یسوع کے پیچھے پیچھے لے چلے
(لوقا باب ۲۳ - ورس ۲۶)

جو اُسے خبر دیتا تھا کہا کہ میں جلبوع کے کہستان
میں اتفاقاً وارد ہُوا اور دیکھو اُس دم ساؤل
اپنے نیزے پر تکیہ کیئے ہوئے تھا اور دیکھو کہ
رتھوں اور سواروں نے اُسکا نہایت پیچھا
کیا ..... سو اس نے مجھے کہا تو کون ہے
مینے اُسے کہا کہ میں ایک عمالیقی ہوں پھر اُس نے
مجھے کہا میرے پاس کھڑا ہو کے مجھے قتل کر
کہ میں بڑے عذاب میں ہوں اور اب تک
میرا دم مجھ میں ہے تب میں اُس پاس کھڑا
ہُوا اور اُسے قتل کیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اب
جو وہ گرا ہے تو نبچے گا نہیں اور مینے اُس کے
سر کا تاج اور کنگن جو اُسکے بازو پر تھا لیا
سو میں انہیں اپنے خداوند پاس لایا ہوں -
(۲ سموائیل باب ۱ - ورس ۵ سے ۶ - ۸ سے ۱۰)

(۸) تب اُس نے اُسے اُنکے حوالے کیا کہ اُسے
صلیب دیجاوے اور وے یسوع کو پکڑ کے لیگئے
سو وہ اپنی صلیب اُٹھائے ہوئے اسجگہ کو جو کھوپری کا
مقام کہلاتا ہے جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتھ
ہے نکل گیا - (یوحنا باب ۱۹ - ورس ۱۶ - ۱۷)

نوٹ - ایک انجیل کہتی ہے کہ صلیب کو شمعون اُٹھا کر لے گیا تھا دوسری کہتی ہے کہ نہیں
یسوع خود اُٹھا کر لے گیا - ان دونوں میں سے کونسی الہامی عبارت ہے ؟

(۹) اُسکے بیٹے اُسے (یعقوب کو) کنعان کی
زمین میں لے گئے اور اُسے مکفیلہ کے کھیت

(۹) اور یعقوب مصر میں گیا وہاں وہ اور ہمارے
باپ دادے مرگئے اور وے انکو سکم میں لیگئے

کے مغارے میں جسے ابرہام نے گورستان کی ملکیت کے لیئے عفرون حتی سے ممرے کے مقابل مول لیا تھا گاڑا (پیدائش باب۵۰ ورس ۱۳)

اور اس مقبرہ میں جسکو ابرہام نے بنی ہمور سکم کے باپ سے روپیہ دیکے مول لیا تھا گاڑا۔ (اعمال باب ۷ ورس ۱۵-۱۶)

نوٹ - مسیحی صاحبان بتلائیں کہ ان دونوں میں سے کونسی الہامی عبارت درست ہے۔ پُرانے عہدنامہ کی یا نیئے عہدنامہ کی؟

(۱۰) اور قادس سے چل کے کوہ حور میں جو زمین ادوم کی سرحد میں ہے خیمہ گاہ کی۔ یہاں ہارون کاہن خداوند کے حکم کے مطابق کوہ حور پر گیا اور اُس نے بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کے پیچھے چالیسویں برس کے پانچویں مہینے کی پہلی تاریخ وہاں وفات پائی (گنتی باب ۳۳ - ورس ۳۷-۳۸)

(۱۰) تب بنی اسرائیل نے بیرات بنی یعقان سے موسیرہ کو کوچ کیا وہاں ہارون کا انتقال ہُوا اور وہیں گاڑا گیا اور اُسکا بیٹا الیعزر کہانت کے منصب پر اُس کا قائم مقام ہُوا (استثناء باب۱۰ ورس ۶)

نوٹ - مسیحی صاحبان بتلائیں کہ اگر یہ دونوں عبارتیں الہامی ہیں تو انمیں یہ ناقص کیوں ہے؟

(۱۱) کیونکہ خدا کے نزدیک شریعت کے سننے والے راستباز نہیں ٹھیرتے بلکہ شریعت پر عمل کرنے والے راستباز ٹھیرینگے۔ (رومیون باب ۲ - ورس ۱۳)

(۱۱) پس کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنیسے اُسکے سامنے راستباز نہ ٹھیریگا کیونکہ شریعت کے وسیلہ سے گناہ کی پہچان ہی ہے۔ (رومیون باب ۳ - ورس ۲۰)

نوٹ - کیا یہ متضاد بیان الہامی کہلا سکتا ہے؟

(۱۲) تب موسیٰ اور ہارون اور ندب اور ابیہو اور ستّر بزرگ اسرائیلی اوپر گئے اور انھوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا اور اُسکے پاؤں کے تلے جیسے نیلم کے پتھر کی گچکاری اور اُسکی شفافی جرم آسمان

(۱۲) خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا - اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے بتلا دیا (یوحنا باب۱ ورس ۱۸)

کی مانند تھی (خروج باب ۲۴ - ورس ۹ - ۱۰)

اور یعقوب نے اُس جگہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ مینے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہے (پیدائش باب ۳۲ - ورس ۳۰)

اور خداوند موسیٰ سے روبرو ہمکلام ہوتا جسطرح اپنے دوست سے کلام کرتا ہے اور وہ لشکرگاہ کو پھرا پر اُسکا خادم نوجوان یشوع بن نون خیمہ میں سے نہ نکلا (خروج باب ۳۳ - ورس ۱۱)

اور یوں ہوگا کہ جب میرے جلال کا گذر ہوگا تو میں تجھ کو اُس چٹان کی دراز میں رکھونگا اور جب تک نہ گذر لوں تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپونگا اور پھر اپنی ہتھیلی اُٹھاؤنگا اور تو میرا پیچھا دیکھیگا لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا (خروج باب ۳۳ - ورس ۲۲-۲۳)

اور بولا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اس لیئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے۔ (خروج باب ۳۳ - ورس ۲۰)

نوٹ۔ مسیحی صاحبان بتلائیں کہ ان متناقض بیانات میں سے کونسا بیان الہامی ہے۔

(۱۳) میرے اور بنی اسرائیل کے درمیان یہ علامت ابدی ہے اسلیئے کہ چھ دن میں خداوند نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ساتویں دن آرام کیا اور تازہ دم ہوا (خروج باب ۳۱ - ورس ۱۷)

نوٹ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خداوند تھک گیا اس لیئے اسکو آرام کرنے اور تازہ دم ہونے کی ضرورت پڑی۔

تو نے روپے سے میرے لیئے خوشبودار لکڑی نہیں خریدی اور تو نے مجھے اپنے ذبائح کی چربی سے سیر کیا لیکن تو نے اپنے گناہوں سے مجھے باربردار کرایا اور اپنی خطاؤں سے مجھے تھکایا۔ (یسعیاہ باب ۴۳ ورس ۲۴)

تو نے مجھے ترک کیا ہے خداوند کہتا ہے تو

(۱۳) کیا تو نے نہیں جانا کیا تو نے نہیں سُنا خداوند سو ابدی خدا ہے زمین کے کناروں کا پیدا کرنے والا وہ تھک نہیں جاتا اور ماندہ نہیں ہوتا اس کے فہم کی تھاہ نہیں ملتی۔ (یسعیاہ باب ۴۰ - ورس ۲۸)

اسکے مقابل میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَن یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُومُھَا وَلَا دِمَاءُھَا وَلٰکِن یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنکُمْ۔ اللہ تعالیٰ کو نہ ذبائح کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ اُنکے خون ہی پہنچتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔

نوٹ۔ بائبل کہتی ہے کہ خداوند زمین آسمان

پیچھے پھر گئی اس لیئے میں تجھ پر اپنا
ہاتھ بڑھاؤں گا اور تجھے برباد کروں گا
پچھتاتے پچھتاتے میں تھک گیا۔
(یرمیاہ باب ۱۵۔ ورس ۶)

(۱۴) مینے اپنی حیات کی قسم کھائی ہے کلام
صدق میرے منہ سے نکلا ہے اور نہ پھرے گا
کہ ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکیگا اور ہر ایک زبان
میری قسم کھائے گی۔ (یسعیاہ باب ۴۵ ورس ۲۳)

(۱۵) جب ابرام ننانوے برس کا ہُوا تب خداوند
ابرام کو نظر آیا اور اُس سے کہا کہ میں خدائے قادر
ہوں۔ تو میرے حضور چل اور کامل ہو (پیدائش
باب ۱۷ ورس ۱)

یسوع نے اُنپر نظر کر کے اُنہیں کہا یہ انسان سے
نہیں ہو سکتا پر خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے
(متی باب ۱۹۔ ورس ۲۶)

(۱۶) خدا انسان نہیں جو جھوٹھ بولے نہ آدمی
زاد ہے کہ پشیمان ہووے کیا اُسنے جو کچھ کہا ہے
سو بجا نہ لاویگا اور جو کچھ کہ فرمایا کیا اُسے پورا نہ کریگا
(گنتی باب ۲۳۔ ورس ۱۹)
سوا اسکے اسرائیل کا وفادار جھوٹھ نہیں بولتا

پیدا کر کے تھک گیا۔ اسلیئے اُس نے ایک دن آرام
کیا تا آرام لیکر پھر تازہ دم ہو جائے۔ خدائے تعالیٰ قرآن شریف
میں اسکی تردید فرماتا ہے ولقد خلقنا السموات
والارض وما بینہما فی ستۃ ایام وما مسنا
من لغوب (ق) ہم نے آسمان اور زمین کو اور
جو کچھ اُنکے درمیان ہے چھ وقتوں میں پیدا کیا اور
ہمکو کوئی ماندگی نہیں پہنچی۔

(۱۴) پر میں تمہیں کہتا ہوں ہرگز قسم نہ کھانا نہ تو
آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہے نہ زمین کی
کیونکہ وہ اُسکے پانوں کی چوکی ہے اور نہ یروشلم کی
کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے (متی باب ۵ ورس ۳۴-۳۵)

(۱۵) اور خداوند یہوداہ کے ساتھ تھا اور
اُس نے کوہستانیوں کو خارج کیا پر نشیب
کے رہنے والوں کو خارج نہ کر سکا کیونکہ
اُن کے پاس لوہے کی رتھیں تھیں۔
(قاضیوں باب اول۔ ورس ۱۹)

(۱۶) تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے
سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہُوا۔
(پیدائش باب ۶ ورس ۶)

تب خداوند اُس بدی سے جو چاہا تھا کہ

اور پشیمان نہیں ہوتا کیونکہ وہ انسان نہیں ہے کہ پچھتاوے (۱-سموائیل باب ۱۵ ورس ۲۹)

(۱۷) باپ بیٹے کو پیار کرتا ہے اور سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں دی ہیں۔

(یوحنا۔ باب ۳۔ ورس ۳۵)

(۱۸) سُن لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے (استثناء باب ۶ ورس ۴)

نوٹ۔ توریت کی پانچویں کتاب میں لکھا ہے کہ خدا ایک ہے۔ پولوس کا الہام کہتا ہے کہ خدا دو ہیں۔ ایک باپ دوسرا یسوع مسیح۔

(۱۹) بعد اسکے خداوند کا غصہ اسرائیل پر پھر بھڑکا کہ اُس نے داؤد کے دل میں ڈالا کہ اُنکا مخالف ہو کے کہے کہ جا اور اسرائیل اور یہوداہ کو گن۔ (۲-سموائیل باب ۲۴۔ ورس اول)

اپنے لوگوں سے کرے پچھتایا۔ (خروج باب ۳۲۔ ورس ۱۴)

(۱۷) اور وہ (بیٹا) کوئی معجزہ وہاں نہ دکھلا سکا۔

(مرقس باب ۶ ورس ۵)

(۱۸) لیکن ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے جس سے ساری چیزیں ہوئیں اور ہم اُسی کے لیئے ہیں اور ایک خداوند ہے جو یسوع مسیح ہے جسکے سبب سے ساری چیزیں ہوئیں اور ہم اُسی کے وسیلے سے ہیں (۱-قرنتیوں باب ۸ ورس ۶)

(۱۹) اور شیطان اسرائیل کے مقابلے میں اُٹھا اور داؤد کو اُبھارا کہ اسرائیل کو شمار کرے

(۱-تواریخ باب ۲۱۔ ورس اول)

نوٹ۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ خداوند نے داؤد کے دل میں ڈالا کہ اسرائیل کو شمار کر۔ دوسری جگہ لکھا ہے کہ شیطان نے داؤد کو اس کام کے لیئے اُبھارا۔

(۲۰) خدا کا ہر ایک سخن پاک ہے وہ اُن کے لیئے جن کا توکّل اُس پر ہے ایک سپر ہے۔

(امثال باب ۳۰ ورس ۵)

(۲۱) ہزار پشتوں کیلیئے فضل رکھنے والا گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وہ ہرحال معاف نہ کریگا بلکہ باپوںکے گناہ کا اُنکے فرزندوں

(۲۰) خداوند کے کلام کا شروع جو ہوسیع کے وسیلے سے آیا خداوند نے ہوسیع کو فرمایا کہ جا اور ایک زنا کار عورت اور زنا کے لڑکے اپنے لیئے لے کیونکہ ملک نے خداوند کو چھوڑ کر بڑی زناکاری کی ہے۔ (ہوسیع باب اول ورس ۲)

(۲۱) وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہیں اُٹھاویگا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اُٹھاوے گا

سے اور فرزندوں کے فرزندوں سے تیسری اور چوتھی پشت تک بدلا لے گا

(خروج باب ۳۴ - ورس ۷)

اُنکے فرزندوں کے لئے قتل کے سامان اُنکے باپ دادوں کے گناہوں کے سبب طیار کرو تا کہ وے برپا نہ ہوویں اور ملک کے مالک نہ ہو جاویں اور شہر بنا کے دنیا کو آباد نہ کریں

(یسعیاہ باب ۱۴ - ورس ۲۱)

(۲۲) تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا۔

(خروج باب ۲۰ - ورس ۴)

(۲۳) بقا فقط اُسی کو ہے وہ اُس نور میں رہتا ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور اُسے کسی انسان نے نہ دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے اُسی کی عزت اور قدرت ابدی ہے آمین

(۱ - طمطاؤس - باب ۶ - ورس ۱۶)

(۲۴) یہویکین آٹھ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور اُسنے تین مہینے دس روز یروشلم میں سلطنت کی اور اُس نے وے کام کیئے جو خداوند کی نظر میں بُرے ہیں (۲ - تواریخ باب ۳۶ - ورس ۹)

صادق کی صداقت اُسی پر ہو گی اور شریر کی شرارت اُسی پر پڑے گی۔

(حزقی ایل باب ۱۸ - ورس ۲۰)

اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نہ جائیں نہ باپ دادوں کے بدلے اولاد قتل کیجائیں ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائیگا۔

(استثناء - باب ۲۴ - ورس ۱۶)

نوٹ۔ مذکورہ بالا دونوں ورس مسیحی کفارہ کو باطل کرتی ہیں۔

(۲۲) اور تو سونے کے دو کروبی بنائیو انہیں گھڑ کر اُس کنارے کے سرپوش کی دونوں طرف میں بنائیو۔

(خروج باب ۲۵ - ورس ۱۸)

(۲۳) تب سلیمان نے کہا کہ خداوند نے فرمایا تھا کہ مَیں گھٹا کی تاریکی میں رہونگا (۱ سلاطین باب ۸ ورس ۱۲)
اُسنے تاریکی کو اپنا پردہ کیا اور اُسکے گرداگرد پانیوں کا اندھیرا اور بادلوں کی گھٹا اُس کا خیمہ تھا۔

(زبور باب ۱۸ - ورس ۹)

(۲۴) اور یہویکین جب تخت پر بیٹھا تب اٹھارہ برس کا تھا اور یروشلم میں اُس نے تین مہینے بادشاہت کی۔

(۲ - سلاطین باب ۲۴ - ورس ۸)

نوٹ - مسیحی صاحبان بتلائیں کہ آٹھ برس والا الہام درست ہے یا اٹھارہ برس والا۔

(٢٥) اور اُس نے شہر میں ایک منصبدار کو جو سپہ سالار تھا اور پانچ شخص اُنہیں سے جو بادشاہ کا مُنہ دیکھتے تھے اور شہر میں موجود تھے اور لشکر کا بڑا محرر جو مملکت کی موجودات دیکھتا تھا اور ساٹھ آدمی اُس مملکت کے جو شہر میں موجود تھے پکڑے۔

(٢-سلاطین باب ٢٥- درس ١٩)

(٢٥) اور ایک خوجے کو جو سپہ سالار تھا اور بادشاہ کے مصاحبوں میں سے سات شخص کو جو شہر میں پائے گئے اور لشکر کے سردار کے محرر کو جو مملکت کی موجودات کو دیکھتا تھا اور اُن باشاہت کے ساٹھ آدمیونکو جو شہر میں تھے وہ شہر سے لے گیا۔ (یرمیاہ باب ٥٢- درس ٢٥)

نوٹ۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ خداوند کے کلام میں ایسی فاش غلطی ہو کہ ایک جگہ پانچ شخص بیان کیے جاویں دوسری جگہ سات۔

(٢٦) صادق کھجور کے درخت کی مانند لہلہائیگا وہ لبنان کے دیودار کی طرح بڑھیگا۔

(زبور باب ٩٢- درس ١٢)

(٢٦) راستباز ہلاک ہوتا ہے اور کوئی اس بات کو اپنی خاطر میں نہیں لاتا ہے اور دیندار لوگ اُٹھائے جاتے ہیں اور کوئی نہیں سوچتا کہ راستباز اُٹھایا گیا کہ آنیوالی آفت سے بچے (یسعیاہ باب ٥٧ درس ١) سب کچھ جو ہوتا سبھوں پر یکسان گذرتا ہے صادق اور شریر پر نیکوکار اور پاک اور ناپاک پر اُسپر جو قربانی لاتا اور اُسپر جو قربانی نہیں لاتا ایک ہی ماجرا واقع ہوتا ہے جیسا نیکوکار ہے ویسا خطاکار ہے جیسا وہ ہے جو قسم کھاتا ایسا وہ ہے جو قسم سے ڈرتا ہے

(واعظ باب ٩- درس ٢)

(٢٧) صادق پر کوئی بُرا حادثہ نہ پڑے گا پر شریر کا سراسر زیان ہوگا

(امثال- باب ١٢- درس ٢١)

(٢٧) کہ خداوند جسے پیار کرتا ہے اُسے تنبیہ کرتا ہے اور ہر ایک بیٹے کو جسے وہ قبول کرتا ہے پیٹتا ہے (عبرانیوں باب ١٢- درس ٦)

(٢٨) خداوند کا خوف عمر کو دراز کرتا ہے پر شریروں کی زندگی گھٹائی جاتی ہے (امثال باب ١٠- درس ٢٧)

(٢٨) شریر کیونکر جیتے رہتے ہیں بوڑھے بھی ہوتے اور زور میں بڑھتے جاتے ہیں اُن کے

پر اے خدا تو اُنکو ہلاکت کے گڑھے میں گرادیگا خونی اور دغاباز لوگ اپنی آدھی عمر تک نہ پہنچینگے پر میرا اعتماد تجھی پر ہے۔

(زبور باب ۵۵- ورس ۲۳)

(۲۹) ہاں شریر کا چراغ ضرور بجھایا جائیگا اور اُسکی آگ کا شعلہ نہ چمکیگا ....الخ

وہ اُجالے سے اندھیرے میں دھکیلا جائیگا اور دنیا میں سے رگیدا جائیگا اُسکا نہ بیٹا نہ بھتیجا اُسکے لوگوں میں رہیگا اور اُسکے مکانوں میں کوئی باقی نہ ہوویگا (ایوب- باب ۱۸- ورس ۵ سے ۱۱- اور ۱۷ سے ۱۹)

(۳۰) مے مسخرہ بناتی ہے اور مست کرنے والی ہر ایک چیز غضب آلودہ کرتی ہے جو اُن کا فریب کھاتا وہ دانشمند نہیں ہے

(امثال باب ۲۰- ورس اول)

جب مے لال لال ہووے اور اُسکا عکس جام پر پڑے اور جب وہ بہنے وقت اپنی خوبی دکھلاوے تو اُسپر نظر مت کر۔ کہ انجام کار وہ سانپ کی مانند کاٹتی ہے اور بچھو کی طرح ڈنک مارتی ہے (امثال باب ۲۳- ورس ۳۱-۳۲)

(۳۱) سو ساؤل کی بیٹی میکل مرتے دم تک بے اولاد رہی (۲- سموائیل باب ۶- ورس ۲۳)

دیکھتے ہوئے اُنکے فرزند اُنکے ساتھ موجود ہوتے ہیں اور اُنکی آنکھوں کے سامنے اُنکی نسل بڑھتی ہے اُنکے گھر سلامت اور بیخوف ہیں اور خدا کا ڈنڈا اُنپر نہیں پڑتا (ایوب باب ۲۱- ورس ۷-۹)

(۲۹) کہ میں نادان گھمنڈیوں پر حسد کرتا تھا جبکہ میں نے شریروں کی کامیابی دیکھی کہ اُنکے مرنے تک کوئی عقدہ نہیں اور اُنکی قوت کامل ہے اور آدمیوں کی طرح اُنپر بپت نہیں پڑتی۔

دیکھو یہ شریر جو سدا اقبالمند رہتے ہیں وے اپنی دولت بڑھاتے جاتے ہیں)- (زبور باب ۷۳- ورس ۳ سے ۵-۱۲)

(۳۰) اور اُس نقدی سے جس چیز کو تیرا جی چاہے مول لے خواہ گائے بیل یا بھیڑ بکری یا مے یا مسکر* یا اور کچھ جسپر تیرا جی راغب ہو اور وہاں خداوند اپنے خدا کے آگے کھانا کھا اور تو اور تیرا سارا گھرانا خوشی کرے۔ (استثنار باب ۱۴- ورس ۲۶)

شراب اُس کو پلاؤ جو مرنے پر ہے اور مے اُنکو جو شکستہ دل ہیں تاکہ وہ پیوے اور اپنی تنگدستی فراموش کرے اور اپنی تباہ حالی کو پھر یاد نہ کرے۔

(امثال باب ۳۱- ورس ۶-۷)

(۳۱) پر بادشاہ نے ساؤل کے بیٹے اباہ کی بیٹی صفہ کے دو بیٹے جو ساؤل کے لیئے جنی تھی

* یعنی نشہ آور چیز۔ منہ

نوٹ - کیا اس قسم کا اختلاف خداوند کے
کلام میں ہو سکتا ہے؟ ایک جگہ لکھا ہے کہ
میکل مرتے دم تک بے اولاد رہی - دوسری جگہ لکھا

(۳۲) پھر ڈھالا ہوا ایک بحر بنایا وہ ایک کنارے
سے دوسرے کنارے تک دس ہاتھ تھا وہ بالکل
گول تھا اور بلندی اسکی پانچ ہاتھ تھی اور اسکا
گھیر تیس ہاتھ کے سوت سے انداز کیا جاتا تھا
اور گرداگرد اس کے کنارے کے نیچے گانٹھیں
بنائیں جو اسکو گھیرتی تھیں ہر ایک ہاتھ میں دس
دس تھیں اور وے بحر کو گھیرتی تھیں گانٹھوں کی
دو قطاریں تھیں اور جس وقت وہ ڈھالا گیا یے
بھی ڈالی گئی تھیں اور بحر بارہ بیلوں پر رکھا
گیا تین کے چہرے اتر کے مقابل اور تین کے چہرے
پورب کے مقابل اور بحر انکے اوپر تھا اور انکی پیچھے
کے سب عضو اندر کو تھے اور دَل اسکا چار انگشت
کا اور اسکا کنارہ پیالے کے کنارے کی طرح اور
اُنھیں سوسن کے پھول بنے تھے اور بحر میں
دو ہزار بتھ کی گنجائش تھی -

(۱ سلاطین باب ۷ ورس ۲۳ سے ۲۶)

نوٹ - پادری صاحبان بتلائیں کونسا لفظ
الہامی ہے دو ہزار یا تین ہزار؟

(۳۳) دانائی اول چیز ہے سو تو دانائی
حاصل کر اور اپنی سب حاصلات کے ساتھ

یعنی ارمونی اور مفیبوست اور ساؤل کی بیٹی
میکل کے پانچ بیٹے جو برزلی محولاتی کے بیٹے
عدرایل کے لئے جنی تھی پکڑے (۲ سموئیل باب ۲۱ ورس ۸)

(۳۲) پھر ایک ڈھالا ہوا بحر بنایا جو اردگرد
گول تھا عرض اس کا ایک کنارے سے دوسرے
کنارے تک دس ہاتھ تھا اور بلندی اسکی پانچ
ہاتھ اور اسکا گھیر تیس ہاتھ کے سوت سے انداز
کیا جاتا تھا اور گرداگرد اسکے نیچے بیلوں کی
صورتیں تھیں جو اس کے اردا گرد تھیں ایک
ایک ہاتھ میں دس تھیں اور اس بحر کو چاروں
طرف سے گھیرتی تھیں بیلوں کی دو قطاریں اسکے
ڈھالنے میں اسی کے ساتھ ڈھالی گئی تھیں اور
بحر بارہ بیلوں پر رکھا گیا تین کے چہرے اتر کے
مقابل اور تین کے چہرے پچھم کے مقابل اور تین
کے چہرے دکھن کے مقابل اور تین کے چہرے
پورب کے مقابل اور بحر انکے اوپر تھا اور انکے پیچھے
کے سب اعضا اندر کو تھے اور دَل اس کا چار
انگشت کا تھا اور اسکا کنارا پیالے کے کنارے
کی طرح اور سوسن کے پھول کے مشابہ تھا اس کی
گنجائش تین ہزار بت کی تھی (۲ تواریخ باب ۴
ورس ۲ سے ۵)

(۳۳) کیونکہ لکھا ہے کہ میں حکیموں کی
حکمت کو نیست اور سمجھنے والوں کی سمجھ کو

فہمید پیدا کر (امثال باب ۴۔ ورس ۷)

(۳۴) کیا ہی مبارک ہے وہ انسان جس نے دانائی کو پایا ہے اور وہ آدمی جس نے عقلمندی کو حاصل کیا (امثال باب ۳۔ ورس ۱۳)

(۳۵) سو جاد داؤد پاس آیا اور اُسکو خبر دی اور اُس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے کیا تجھ پر تیرے ملک میں سات برس کا کال پڑے یا تو تین مہینے تک اپنے دشمنوں سے بھاگتا پھرے اور وے تجھے رگیدیں یا تیری مملکت میں تین دن تک وبا پڑے اب صلاح لے اور تجویز کر کہ میں اُسے جس نے مجھے بھیجا کیا جواب دوں (۲۔ سموائیل باب ۲۴۔ ورس ۱۳)

نوٹ۔ یہ عجیب الہامی کتاب ہے۔ ایک جگہ سات برس کا قحط بیان کرتی ہے اور دوسری جگہ تین سال کا

(۳۶) تب بادشاہ نے اروناہ سے کہا یوں نہیں بلکہ میں قیمت دے کے اُسکو تجھ سے مول لونگا اور میں اُن چیزوں کو لیکے کہ جنپر میرا کچھ خرچ نہ ہو خداوند اپنے خدا کو سوختنی قربانیاں نہ چڑھاؤں گا سو داؤد نے وہ کھلیہان اور وے بیل پچاس مثقال چاندی دیکے مول لیئے (۲۔ سموائیل باب ۲۴۔ ورس ۲۴)

(۳۷) اور یواب نے لوگوں کے شمار کی فرد بادشاہ کو دی سو اسرائیل کے آٹھ لاکھ

ہیچ کرونگا (قرنیتیون باب اول۔ ورس ۱۹)

(۳۴) کیونکہ بہت حکمت میں بہت دقت ہے اور جس کا عرفان فراواں ہوتا اُس کا دکھ زیادہ ہوتا (واعظ باب اول۔ ورس ۱۸)

(۳۵) سو جاد داؤد پاس آیا اور اُسے کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ انہیں سے چُن لے کہ تین برس کا کال ہو یا تو اپنے بیریوں کے آگے تین مہینے تک ہلاک ہوتا جاوے اور تیرے دشمنوں کی تلوار تجھ پر آپڑے یا تین دن خداوند کی تلوار یعنی مری ملک میں چلے اور خداوند کا فرشتہ اسرائیل کی ساری سرحدوں میں فنا کرتا جائے اب سوچکے بتا کہ میں اپنے بھیجنے والے کو کیا جواب دوں (۱۔ تواریخ باب ۲۱۔ ورس ۱۱-۱۲)

(۳۶) داؤد بادشاہ نے اُرنان سے کہا سو نہیں بلکہ میں پورا دام دیکے اُسے مول لونگا کیونکہ میں اُسے جو تیرا ہے خداوند کیلیئے نہیں لینے کا اور بغیر خرچ کیئے سوختنی قربانیاں نہ گذارونگا سو داؤد نے اُرنان کو اُس جگہ کے لیئے چھ سو مثقال سونا تول کے دیا۔ (۱۔ تواریخ باب ۲۱۔ ورس ۲۴-۲۵)

(۳۷) تب یواب نے لوگوں کے شمار کی فرد داؤد کو دی اور سارے اسرائیل گیارہ لاکھ

بہادر مرد تلوار زن تھے اور یہوداہ کے مرد
پانچ لاکھ تھے۔

(۲-سموئیل باب ۲۴-ورس ۹)

(۳۸) اور ارامی اسرائیل کے سامنے سے
نکل بھاگے اور داؤد نے ارامیوں کی
سات سو گاڑیاں اور چالیس ہزار سوار کاٹ ڈالے
اور انکی فوج کے سردار سوبک کو مار لیا جو
وہیں مر گیا۔ (۲-سموئیل باب ۱۰-ورس ۱۸)

(۳۹) اور داؤد نے اُس سے ایک ہزار رتھ
اور سات ہزار سوار اور بیس ہزار پیادے
گرفتار کر لیئے اور گاڑیوں کے ساری گھوڑوں کو
انکی ران کی نس کاٹ کر لنگڑا کیا مگر اُنہیں سے
سو گھوڑوں کو بچا رکھا۔

(۱-تواریخ باب ۱۸-ورس ۴)

(۴۰) اُسوقت فلسطیوں کے لشکر سے ایک
مرد سورما نکلا جسکا نام جاتی جولیت تھا اُسکا
قد چھ ہاتھ ایک بالشت لمبا تھا اور اُس کے
سر پر پیتل کا ایک خود تھا اور پیتل ہی کی
ایک زرہ پہنے ہوئے تھا جو تول میں پانچ ہزار
مثقال پیتل کی تھی۔ ...... اور اُس کے بھالے
کی چھڑ ایسی تھی جیسے جلاہے کا شہتیر اور
اُسکے نیزے کا پھل چھ سو مثقال لوہے کا تھا

تلوار زن تھے اور یہوداہ چار لاکھ ستر ہزار تلوار زن تھے
لیکن اُسنے اُنمیں اہل لاوی اور بنی بنیمین کا شمار شامل
نہ کیا کیونکہ بادشاہ کا حکم یوآب کے نزدیک مکروہ تھا۔

(۱-تواریخ باب ۲۱-ورس ۵-۶)

(۳۸) لیکن ارامی اسرائیل کے آگے سے
بھاگے اور داؤد نے ارامیوں کے سات ہزار
گاڑی کے سواروں کو اور چالیس ہزار پیادوں کو
مار ڈالا اور لشکر کے سردار سوفک کو قتل کیا۔

(۱-تواریخ باب ۱۹-ورس ۱۸)

(۳۹) اور داؤد نے اُسکے ایک ہزار رتھ
اور سات سو سوار اور بیس ہزار پیادے پکڑ لیئے
اور داؤد نے رتھوں کے سب گھوڑوں
کی کھونچیں ماریں پر اُنہیں سے سو رتھوں
کے لیئے چھوڑ دیئے۔

(۲-سموئیل باب ۸-ورس ۴)

(۴۰) اور پھر فلسطیوں سے جوب میں ایک اور
لڑائی ہوئی تب الحنان بن یعری آرجیم نے
جو بیت لحم کا تھا جاتی جولیت کو جس کا نیزہ
ایسا تھا جیسا کہ جولاہوں کا شہتیر ہوتا
ہے مارا۔ (۲-سموئیل باب ۲۱-ورس ۱۹)

نوٹ - ایک ہی شخص کو دو شخص کی طرح جان
سے مار سکتے ہیں۔ پہلے جاتی جالوت کو حضرت
داؤد علیہ السلام نے قتل کیا دوسری جگہ

اور ایک شخص سپر لیئے ہوئے اسکے آگے چلتا تھا ........ سو داؤدؑ ایک فلاخن اور ایک پتھر سے اُس فلسطی پر غالب ہُوا اور اُس فلسطی کو مارا اور قتل کیا اور داؤدؑ کے ہاتھ میں تلوار نہ تھی۔

(۱ سموائیل باب ۱۷ ۔ ورس ۴ ۔ ۷ ۔ ۵۰)

(۴۱) آخر کو یسّی نے اپنے ساتوں بیٹوں کو سموائیل کے سامنے حاضر کیا سو سموائیل نے یسّی کو کہا کہ خداوند نے انہیں پسند نہیں کیا اور سموائیل نے یسّی کو کہا کہ تیرے سب لڑکے یہی ہیں وہ بولا کہ سب سے چھوٹا ابتک باقی ہے کہ وہ بھیڑ بکریاں چراتا ہے سو سموائیل نے یسّی کو کہا کہ اُسے بلا بھیج کیونکہ جبتک وہ یہاں آئیگا ہم دسترخوان پر نہ بیٹھیں گے (۱ سموائیل باب ۱۶ ورس ۱۱)

(۴۲) خدا کی محبت جو ہم سے ہے اس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے (یسوع مسیح) کو دنیا میں بھیجا تاکہ ہم اُس کے سبب سے زندگی پاویں۔

(۱ ۔ یوحنا ۔ باب ۴ ۔ ورس ۹)

(۴۳) اور یسوع آپ برس تیس ایک کا ہُوا جب شروع کیا اور (جیسا کہ گمان تھا) وہ یوسف کا بیٹا تھا اور وہ ہیلی کا۔

(لوقا باب ۳ ۔ ورس ۲۳)

لکھا ہے کہ اس جاتی جالوت کو الحنان بن یعری آرجیم نے قتل کیا ۔ ان دونوں بیانوں میں سے کونسا بیان درست اور الہامی ہے ؟

(۴۱) اور یسّی سے اُس کا پلوٹھا الیاب پیدا ہُوا اور ابنداب دوسرا اور سمع تیسرا نتنئیل چوتھا ردی پانچواں عوضم چھٹواں داؤدؑ ساتواں ۔ (۱ ۔ تواریخ باب ۲ ۔ ورس ۱۳ ۔ ۱۵)

نوٹ ۔ کتاب سموائیل کے رو سے داؤدؑ یسّی کا آٹھواں بیٹا تھا اور تواریخ کے رو سے وہ ساتواں بیٹا تھا ۔ اب مسیحی صاحبان فیصلہ کریں کہ وہ ساتواں بیٹا تھا یا آٹھواں ۔

(۴۲) تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وے خوبصورت ہیں اور اُن سبھوں میں سے جسے جو پسند آئیں اپنے لیئے جوروئیں لیں ۔

(پیدائش باب ۶ ۔ ورس ۲)

(۴۳) اور یعقوب سے یوسف پیدا ہُوا جو شوہر تھا مریم کا جس سے یسوع جو مسیح کہلاتا ہے پیدا ہوا ۔

(متی باب ۱ ۔ ورس ۱۶)

نوٹ ۔ لوقا کہتا ہے کہ حضرت مریم صدیقہ کے شوہر یوسف کا باپ ہیلی تھا ۔ متی کہتا ہے کہ ہیلی نہیں یعقوب تھا ۔

(۴۴) اور جب وے خداوند کی شریعت کے موافق سب کچھ کر چکے تو جلیل میں اپنے شہر ناصرت کو پھر گئے۔ (لوقا باب ۲۔ ورس ۳۹)

نوٹ لوقا کہتا ہے کہ یروشلم سے فارغ ہو کر یوسف بمع اپنے بیوی بچے کے واپس اپنے گاؤں ناصرہ میں چلا گیا اور متی کہتا ہے کہ مصر کو بھاگ گیا۔

(۴۴) تب وہ اُٹھ کے رات ہی کو لڑکے اور اُسکی ماں کو ساتھ لیکر مصر کو روانہ ہوا اور ہیرودیس کے مرنے تک وہاں رہا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا ہو کہ مینے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا (متی باب ۲۔ ورس ۱۴-۱۵)

(۴۵) اور کوئی آسمان پر نہیں گیا سوا اُس شخص کے جو آسمان سے اُترا یعنی ابن آدم جو آسمان پر ہے (یوحنا باب ۳۔ ورس ۱۳)

نوٹ۔ یوحنا کہتا ہے کہ صرف مسیح آسمان پر گیا مگر بائیبل کے دوسرے مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے زمانہ سے پہلے دو شخص زندہ آسمان پر جا چکے تھے ایک ایلیا۔ دوسرا حنوک۔ اب مسیحی صاحبان بتلائیں کہ یوحنا کا قول الہامی ہے یا دوسرے اقوال یا یہ کہ سب اقوال بے بنیاد اور بیہودہ ہیں۔

(۴۵) اور ایسا ہُوا کہ جو نہیں وے دونوں بڑھتے اور باتیں کرتے چلے جاتے تھے تو دیکھو کہ ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں نے درمیان آکے اُن دونوں کو جدا کر دیا اور ایلیاہ بگولے میں ہو کے آسمان پر جاتا رہا (۲۔ سلاطین باب ۲۔ ورس ۱۱)

اور حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا اور غائب ہو گیا اسلیئے کہ خدا نے اُسے لے لیا (پیدائش باب ۵۔ ورس ۲۴)

ایمان کے سبب سے حنوک اُٹھایا گیا تا کہ موت کو نہ دیکھے اور نہ ملا اسلیئے کہ خدا نے اُسکو اُٹھا لیا تھا کیونکہ اُس کے اُٹھ جانے سے پیشتر اُسپر یہ گواہی دیگئی کہ وہ خدا کو پسند آیا تھا (عبرانیوں باب ۱۱۔ ورس ۵)

(۴۶) کیونکہ باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی (یوحنا باب ۵۔ ورس ۲۲)

نوٹ۔ یہ دونوں قول مسیح کی طرف منسوب کیئے گئے ہیں پہلے وہ کہتا ہے کہ عدالت کرنا ص

(۴۶) اور اگر کوئی شخص میری باتیں سُنے اور ایمان لاوے تو میں اُسپر حکم نہیں کرتا کیونکہ میں اسلیئے نہیں آیا کہ جہان پر حکم کروں بلکہ اس لیئے کہ جہان کو بچاؤں۔ (یوحنا باب ۱۲۔ ورس ۴۷)

ص اور حکم کرنا باپ نے اس دنیا میں میرے سپرد کر دیا ہے دوسری جگہ کہتا ہے کہ عدالت کرنا اور حکم کرنا میرا کام نہیں۔ دونوں جگہ اصل میں ایک ہی لفظ ہے۔ ایک جگہ اسکا ترجمہ عدالت کیا گیا ہے دوسری جگہ حکم کرنا۔

(۴۷) یہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں
(متی باب ۱۰۔ ورس ۳۴)
میں زمین پر آگ لگانے آیا ہوں اور میں کیا ہی چاہتا ہوں کہ لگ چکی ہوتی ....کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں زمین پر میل کروانے آیا ہوں نہیں میں تمھیں کہتا ہوں بلکہ جدائی
(لوقا باب ۱۲۔ ورس ۴۹-۵۱)

(۴۷) داؤد کے شہر میں آج تمھارے لیئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا وہ مسیح خداوند ہے خدا کو آسمان پر تعریف اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی ہووے۔
(لوقا باب ۲۔ ورس ۱۱-۱۴)
پر اب مسیح یسوع میں ہو کے تم جو آگے دور تھے مسیح کے لہو کے سبب سے نزدیک ہو گئے ......اور اُس نے آکے تمھیں جو دور تھے اور انہیں جو نزدیک تھے صلح کی خوشخبری دی۔
(افسیوں باب ۲۔ ورس ۱۳-۱۷)

(۴۸) اگر کوئی میرے پاس آوے اور اپنے ماں باپ اور جورو لڑکے اور بھائی بہن بلکہ اپنی جان کی دشمنی نہ کرے میرا شاگرد ہو نہیں سکتا۔
(لوقا باب ۱۴۔ ورس ۲۶)

(۴۸) ہر ایک جو اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا ہے خونی ہے اور تم جانتے ہو کہ کوئی خونی حیات ابدی کو نہیں رکھتا کہ اُس میں قائم رہے۔
(۱-یوحنا باب ۳۔ ورس ۱۵)

(۴۹) اُس نے اپنے دل سے آہ کھینچ کے کہا اِس زمانے کے لوگ کیوں نشان چاہتے ہیں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اِس زمانے کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائیگا اور وہ اُن سے جدا ہو کے پھر کشتی پر چڑھ کے پار گیا۔
(مرقس باب ۸۔ ورس ۱۲-۱۳)

(۴۹) اے اسرائیلی مردو یہ باتیں سنو کہ یسوع ناصری ایک مرد تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ثابت ہوا اُن معجزوں اور اچنبھوں اور نشانیوں سے جو خدا نے اُسکی معرفت تمھارے بیچ میں دکھائیں جیسا تم آپ جانتے ہو (اعمال باب ۲۔ ورس ۲۲)

(۵۰) اور حکم کیا کہ سفر کے لیئے سوا لاٹھی کے کچھ نہ لو نہ جھولی نہ روٹی نہ اپنے کمر بند میں پیسے (مرقس باب ۶۔ ورس ۸)

(۵۰) نہ سونا نہ روپا نہ تانبا اپنی کمر میں کھو راستے کیلیئے نہ جھولی نہ دو کُرتے نہ جوتیاں نہ لاٹھی لو کیونکہ خوراک مزدور کا حق ہے۔
(متی باب ۱۰۔ ورس ۹-۱۰)

نوٹ۔ مرقس کہتا ہے کہ مسیح نے سفر میں لاٹھی اُٹھانیکی اجازت دی۔ متی کہتا ہے کہ لاٹھی اُٹھانیکی اجازت نہیں دی۔

(۵۱) اسلیئے کہ جنھوں نے بغیر شریعت پائے گناہ کیئے وے بغیر شریعت کے ہلاک ہونگے اور جنھوں نے شریعت پا کے گناہ کیئے اُنکی سزا شریعت کے موافق ہوگی۔

(رومیوں باب ۲ - ورس ۱۲)

(۵۲) تم آپسمیں اپنی تقصیروں کا اقرار کرو اور ایک دوسرے کے لیئے دعا مانگو تاکہ تم شفا پاؤ راستباز کی منت جب استعمال کی جاتی بڑی تاثیر رکھتی ہے۔

(یعقوب باب ۵ - ورس ۱۶)

(۵۳) اُس نے زمین کو اُس کی بنیادوں پر بنایا کہ اُسے کبھی ابدالآباد جنبش نہیں

(زبور باب ۱۰۴ - ورس ۵)

ایک پشت جاتی ہے اور دوسری پشت آتی ہے پر زمین ہمیشہ قائم رہتی ہے

(واعظ باب اول - ورس ۴)

(۵۴) اے میرے بھائیو جب تم طرح طرح کی

(۵۱) کہ شریعت قہر کا سبب ہے اس لیئے کہ جہاں شریعت نہیں وہاں نافرمانی بھی نہیں

(رومیوں باب ۴ - ورس ۱۵)

نوٹ - ایک جگہ لکھا ہے کہ شریعت کی عدم موجودگی میں بھی گناہ ہوتا ہے اور لوگ ایسی گناہوں کے سبب ہلاک بھی ہوتے ہیں دوسری جگہ اسکی تردید ہے ان میں سے کونسا قول الہامی ہے۔

(۵۲) جیسا لکھا ہے کہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں (رومیوں باب ۳ - ورس ۱۰)

نوٹ - یعقوب کہتا ہے کہ دنیا میں بہت راستباز ہوتے ہیں - پولوس کہتا ہے کہ راستباز ایک بھی نہیں۔

(۵۳) لیکن خداوند کا دن جس طرح رات کو چور آتا ہے آویگا اور اُسی میں آسمان سناٹے کے ساتھ جاتے رہیں گے اور اجرام فلک جلکر گداز ہوجائینگے اور زمین اُن کاریگریوں سمیت جو اُسمیں ہیں بھسم ہوگی۔ (۲- پطرس باب ۳ ورس ۱۰)

اور یہ کہ اے خداوند تُو نے ابتدا میں زمین کی نیو ڈالی اور آسمان تیرے ہاتھ کی کاریگری ہیں وے نیست ہوجائینگے پر تو باقی ہے اور وے سب پوشاک کی مانند پرانے ہونگے۔

(عبرانیوں باب اول - ورس ۱۰-۱۱)

(۵۴) اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال بلکہ

آزمائشوں میں پڑو تو اُسے کمال خوشی سمجھو
(یعقوب باب اول - ورس دوم)

(۵۵) ہر ایک جو خدا سے پیدا ہُوا ہے گناہ نہیں کرتا کیونکہ اُس کا تخم اُس میں رہتا ہے اور وہ گناہ کر نہیں سکتا کیونکہ خدا سے پیدا ہُوا ہے۔ (۱-یوحنا باب۳ - ورس ۹)

(۵۶) پر اُس کے لیئے جو کام نہیں کرتا بلکہ اُسپر جو گنہگار کو راستباز ٹھہراتا ہے ایمان لاتا، اُسی کا ایمان راستبازی گنا جاتا چنانچہ داؤد بھی اُس آدمی کی نیک بختی کا ذکر کرتا ہے جسکو خدا بغیر اعمال کے راستباز ٹھہراتا۔
(رومیوں باب ۴ - ورس ۵-۶)
کیونکہ تم فضل کے سبب ایمان لاکے بچ گئے ہو اور یہ تم سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور یہ اعمال کے سبب سے نہیں نہ ہو کہ کوئی فخر کرے۔
(افسیون باب۲ - ورس ۸-۹)

برائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں آمین
(متی باب ۶ - ورس ۱۳)

(۵۵) اگر کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو ہم اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں۔ (۱-یوحنا باب اول ورس ۸)
اسلیئے کہ کوئی انسان زمین پر ایسا صادق نہیں کہ نیکی کرے اور خطا نہ کرے۔
(واعظ باب ۷ - ورس ۲۰)

(۵۶) اے میرے بھائیو اگر کوئی کہے کہ میں ایماندار ہوں اور عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ کیا ایمان اُسے بچا سکتا ہے ..... اس طرح ایمان بھی اگر عمل کے ساتھ نہ ہو تو اکیلا ہوکے مردہ ہے ...... پس تم دیکھتے ہو کہ آدمی اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے اور صرف ایمان سے نہیں ...... پس جیسا بدن بے روح مُردہ ہے ویسا ہی ایمان بھی بے اعمال مُردہ ہے۔
(یعقوب باب۲ - ورس ۱۴-۱۷-۲۴-۲۶)

**نوٹ۔** پولس اور یعقوب کی تعلیم میں وہی فرق ہے جو ظلمت اور نور میں ہوتا ہے۔ پولس کہتا ہے کہ راستبازی کے لیئے کسی عمل کی ضرورت نہیں۔ بلکہ جو شخص کسی گنہ گار بدکار سیاہ کار آدمی کو راستباز ٹھہراتا ہے اُسکی بات پر بھی ایمان لانے والا راستبازوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ راستباز بننے کے لیئے یہ ضروری نہیں کہ ایمان کے ساتھ نیک عمل بھی ہوں۔ اسکے برخلاف یعقوب کہتا ہے کہ جس ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں وہ ایمان مُردہ ہے وہ کچھ چیز نہیں۔ (باقی آیندہ)

# اسرائیل کی گمشدہ بھیڑیں

رسالہ ہذا میں بارہا اس امر پر بحث ہو چکی ہے کہ افغان اور کشمیری دراصل اسرائیل کی کھوئی بھیڑیں ہیں۔ ہمارے ناظرین میں سے جو صاحب مضمون بالا کا مطالعہ کرنا چاہیں اُنکی خدمت میں التماس ہے کہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جون ۱۹۰۸ء ملاحظہ فرمائیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اہالیان افغانستان اور کشمیر درحقیقت اسرائیلی ہیں اور یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں افغانستان ہوتے ہوئے کشمیر میں وارد ہوئے آخر کشمیر ہی میں اس دار فانی سے رخصت ہو کر عالم جاودانی کو سدھارے چنانچہ آجتک آپکا مقبرہ سری نگر کشمیر محلہ خانیار میں موجود ہے۔ چونکہ بنی اسرائیل کی تمام قوموں کو مسیح موعود کی آمد کا وعدہ دیا گیا تھا اس لیئے افغانستان اور کشمیر کے اسرائیلی بوجوہات ذیل حضرت مسیح کی تشریف آوری کا زیادہ استحقاق رکھتے تھے۔

اول۔ مشرقی اسرائیلی یعنی افغان اور کشمیری مغربی اسرائیلیوں یعنے شامیوں کی نسبت تعداد میں زیادہ تھے کیونکہ ملک شام میں تو اسرائیل کی صرف دو قومیں رہتی تھیں اور اول الذکر باقی دس اقوام کی اولاد تھے۔

دوم۔ اصل وطن سے دور پڑے ہوئے لوگ اہل وطن کی نسبت زیادہ اصلاح کے محتاج ہوتے ہیں اسلیئے حضرت مسیح کے لیئے مشرقی اسرائیلیوں کی خبرگیری مغربی اسرائیلیوں کی نسبت زیادہ ضروری تھی۔

حضرت مسیح نے بقول متی باب ۱۵۔ ورس ۲۴ فرمایا تھا کہ "میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی پاس نہیں بھیجا گیا ہوں"۔ اگر اس وعدہ کے باوجود وہ اپنی بعثت صرف شام کی دو اسرائیلی قوموں تک محدود رکھتے تو وہ اپنے فرض منصبی کی ادائگی میں قاصر رہتے۔ انجیل کی محولہ بالا ورس سے تو صاف واضح ہوتا ہے کہ یسوع مسیح صرف اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش و خبرگیری کے لیئے مامور

ہوئے تھے۔ شامی اسرائیلیوں پر "کھوئی ہوئی بھیڑوں" کی مثال صحیح معنوں میں صادق ہی نہیں آسکتی کیونکہ کھوئی ہوئی بھیڑیں تو وہی ہوتی ہیں جو ریوڑ سے علیحدہ گھر سے دُور اور گلہ بان کی آنکھ سے اوجھل ہوگئی ہوں۔ شامی اسرائیل گھر میں اور ریوڑ کی اصل جگہ پر موجود تھے۔ وہ برسوں گلہ بان کی آنکھ کے نیچے رہے۔ اُنکو بھیڑیوں کے حملوں کا چنداں خوف وخطرہ نہ تھا اسلیئے اُنکو کھوئی ہوئی بھیڑیں کہنا ہی غیر موزون معلوم ہوتا ہے ہاں کھوئی ہوئی بھیڑیں وہ تھیں جو اصل گلہ اور گھر سے دُور افغانستان وکشمیر میں پڑی ہوئی تھیں اور احتمال تھا کہ مبادا وہ جنگلی جانوروں اور بھیڑیوں کا شکار ہوجائیں پس اپنی دُور افتادہ کھوئی ہوئی بھیڑوں کی خبرگیری موعودہ گلہ بان کا نصب العین تھی لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ نے جونہی صلیب کی لعنتی موت سے نجات پائی وہ فوراً اپنے معدودے چند شامی حواریوں سے رخصت ہوکر کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ اس سفر میں جسے مسیحؑ کی ہجرت کہنا بجا ہے خداوند تعالیٰ نے خود آپ کی رہنمائی کی اور آخر گلہ بان اپنی بھیڑوں کے پاس آپہنچا۔ اُنکے منزل مقصود پر پہنچنے کا بین ثبوت یہ ہے کہ ان مشرقی اسرائیلیوں کے درمیان ہم کو ایک نبی کا مقبرہ ملتا ہے جسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ اسمیں ایک بزرگ نبی صاحب یا عیسیٰ صاحب مدفون ہیں جو ۱۹۰۰ برس گذرے کسی مغربی ملک سے یہاں تشریف فرما ہوئے تھے۔ اور اُس بزرگ کو عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہیں یا بالفاظ دیگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ مسیح ناصری علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد کشمیر تشریف لائے اور عمر طبعی کو پہنچکر یہیں فوت ہوئے اور سری نگر محلہ خانیار کے مقبرہ میں مدفون ہیں۔

چونکہ اس مضمون پر ہم رسالہ ہٰذا کے گذشتہ نمبروں میں سیر کن بحث کر چکے ہیں لہٰذا اس کے لیئے مزید دلائل کا اعادہ غیر ضروری ہے۔ اسوقت ہم ایک نئی شہادت پیش کرتے ہیں جو افغانوں اور کشمیریوں کے اسرائیلی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ وھوہٰذا ساحل مالابار پر ایک قوم آباد ہے جو اپنے تئیں بنی اسرائیل کہلاتی اور موسوی شریعت کی تابع ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد شام، عرب یا ایران سے نہیں بلکہ کسی شمالی

ملک سے آئے تھے - اور یہ ظاہر ہے کہ وہ شمالی ملک کشمیر یا افغانستان کے سوا اور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ساحل مالا بار سے شمالی جانب بحر منجمد شمالی کے کناروں تک محولہ بالا دو ملکوں کے سوا اور کوئی ایسا ملک نہیں جہاں کے باشندوں کے خط و خال اسرائیلیوں سے ملتے ہوں - اور جو بنی اسرائیل ہونے کا دعوی کرتے ہوں ہاں ہم کو اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کا ایک ایسا حصہ اسطرح ملتا ہے جنہوں نے افغانوں یا کشمیریوں کی طرح کوئی مذہب اختیار نہیں کیا بلکہ تا حال اپنے پرانے عبرانی مذہب کے چند اصولوں پر قائم ہیں - یہ لوگ افغانوں اور بعض دیگر شمالی ہندوستان کے لوگوں کی طرح بڑی تحدی سے دعوی کرتے ہیں کہ ہم اسرائیل کی اولاد سے ہیں - ان مالا باری بنی اسرائیلیوں میں سے ایک صاحب ایچ - ایس - روبنز نامی ساکن بمبئی نے اتفاقاً ریویو آف ریلیجنز کا وہ مضمون مطالعہ کیا جس میں ہم نے افغانوں اور کشمیریوں کو اسرائیلی النسل ثابت کیا تھا اس مضمون سے متاثر ہو کر صاحب موصوف نے نہایت مہربانی سے ہمارے پاس ایک چھوٹی سی کتاب بھیجی ہے جس میں ان لوگوں کا ذکر درج ہے - اس کتاب کا نام "یہودی ہندوستان اور مشرق بعید میں" ہے۔ احاطہ بمبئی کے بنی اسرائیل کی آبادی تخمیناً دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ سلطنت انگلشیہ کی آمد سے قبل یہ لوگ احاطہ بمبئی کے جنوب مشرقی اضلاع میں آباد اور عام دیہاتیوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے چونکہ یہ لوگ عموماً تیل نکالنے کا کام کرتے اور شنوریعنی ہفتہ کے دن سبت مناتے تھے اس لئے وہ شنور تیلی یعنی سبت کے دن والے تیلی کہلاتے تھے۔ تیل نکالنے کے علاوہ یہ لوگ اور اور کام بھی کرتے تھے چنانچہ اُن میں سے بعض تو ابتک مختصر سی کاشتکاری یا دوکانداری کا شغل رکھتے ہیں - اور بعض دستکار خصوصاً بڑھئی ہیں - برٹش نظام حکومت کا دور دورہ ہونے کے ساتھ ہی اس عجیب اور تاریخی قوم کی حالت میں بھی ایک تغیر پیدا ہوا ہے اور کثیر التعداد بنی اسرائیل اپنے سابقہ دیہات کو جہاں انکی باقی قوم ابتک آباد ہے ترک کر کے احاطہ بمبئی کے دار الخلافہ اور دیگر قصبہ جات مثل پونا - تھانہ - کراچی - احمد آباد اور دھارواڑ وغیرہ میں اقامت گزین ہوئے ہیں - ایسٹ انڈیا کمپنی کے دوران حکومت میں بہت سے بہادر سپاہی اس قوم میں سے بھرتی کیئے گئے تھے - جب سنہ ۱۷۸۰ - ۱۷۸۴ء میں میسور کی دوسری لڑائی ہوئی تو بہت سے بنی اسرائیل کو جو کمپنی کی افواج میں ملازم تھے سلطان ٹیپو

کے لشکر نے گرفتار کر لیا۔ جب ان قیدیوں کا اصل حال سلطان کی والدہ کو معلوم ہُوا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے انکو رہائی کے لیئے بدیں الفاظ سفارش کی کہ مینے بنی اسرائیل کو ہندوستان میں پہلی مرتبہ دیکھاہے یہ وہ قوم ہے جنکا ذکر بار بار قرآن کریم میں آتا ہے اس لیئے میں سفارش کرتی ہوں کہ انکو رہا کر دیا جاوے۔ جب سے اہل یوروپ کو اُس کا حال معلوم ہُوا اور اُن کے اصلی حالات معلوم کرنیکی سعی ہونے لگی ہے اُسی وقت سے یہ لوگ معترض رہے ہیں کہ اُن کو 'یہودی' نہ کہا جائے بلکہ 'بنی اسرائیل' کے نام سے پکارا جائے۔ کیونکہ بقول اُن کے 'بنی اسرائیل' کے علاوہ اور کسی نام کا صحیح اطلاق اُنپر نہیں ہو سکتا اب یہ صاف ظاہر ہے کہ لفظ بنی اسرائیل کے معنے اسرائیل کی اولاد ہیں اور اگر تاریخ پر غور کیا جائے تو بنی اسرائیل کا لفظ یہودی کے لفظ کی نسبت قدیم تر اور زیادہ پرانا ثابت ہوتا ہے پس یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ اپنی قدیم اصل سے منسوب ہونا ہی افضل اور انسب خیال کرتے ہیں۔ اور اُنکا یہ فعل ہی ایک سمجھدار اور منصف محقق کے لیئے اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ وہ بنی اسرائیل کی اُن اقوام سے تعلق نہیں رکھتے جنکی اولاد عام یہودی ہیں بلکہ اُن کا تعلق اسرائیل کی گم شدہ قوموں سے ہے۔

مالاباری بنی اسرائیل کے ناموں پر اگر غور کیا جائے تو بمشکل کوئی ایسا زن و مرد ہوگا جسکا نام بائیبل کے اسماء کی فہرست سے باہر ہو۔ البتہ اسقدر فرق ضرور ہُوا ہے کہ وہ اب بائیبل کے تمام اسماء استعمال کرتے ہیں مگر کچھ مدّت پہلے اُنکے مردوں میں یہوداہ اور عورتوں میں آستر کا نام نہیں ہوتا تھا حالانکہ عام یہودی ان ناموں کو بہت ہی عزیز رکھتے ہیں اُنکے سابقہ ناموں میں روبن بکثرت اور عام طور پر رکھا جاتا تھا۔ اُنکے ناموں پر نظر ڈالنے سے ایک اور عجیب بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ کہ ہندوستان کی آب و ہوا نے جہاں اُن کے رنگ پر اثر کیا ہے وہاں اس ملک کی بود و باش اور زبان نے اُنکے ناموں میں بھی تبدیلی پیدا کر دی ہے چنانچہ ذیل میں اُنکے چند ایک نام دیئے جاتے ہیں جو عبرانی سے ہندی بنائے گئے ہیں مثلاً باناجی (بن یامین) مُوسیٰ جی (موسیٰؑ) آباجی (ابراہیمؑ) ہاروجی (ہارونؑ) ساماجی (سموئیل) داؤدجی (داؤدؑ) ایساجی (اسحٰقؑ) اِقروب جی (یعقوبؑ) ایسوب جی

(یوسف) ایلو جی (الیاس) حز جی (حزقیل) روما جی (رحامیم) ارین جی (ارین) سلیمان جی (سلیمان) شمشان جی (شمسون) شالوم جی (سلوم) وغیرہ وغیرہ۔ یہ مہند نام گو قصبات میں اب ترک کیئے جارہے ہیں اور انکی جگہ خالص ہندو ناموں کا رواج ہر دو مرد اور عورتوں میں ہو رہا ہے تاہم دیہات میں ابھی تک وہی قدیم نام رکھے جاتے ہیں جو قدیم بنی اسرائیل میں رائج تھے۔

احاطہ بمبئی کے بنی اسرائیل نے بھی افغانوں اور کشمیریوں کی طرح نہ صرف اپنی قدیم رسوم و عادات کو خیر باد کہا ہے بلکہ اپنے قدیم مذہب کو بھی بھلا دیا ہے۔ مزید براں وہ زبان عبرانی سے بھی نابلد و ناآشنا ہو گئے ہیں۔ انکو اپنی مقدس زبان سے اگر کچھ یاد ہے تو صرف یہود یوں کا ایک خاص کلمہ ہے۔ اہل یوروپ نے جب انکے متعلق تحقیقات شروع کی تو انکی حالت میں اسقدر تغیر تھا کہ بظاہر انکی اصلیت کا پتہ لگانا محال معلوم ہوتا تھا۔ بعد غور چند ایک ایسی شہادتیں ملگئیں جن سے انکا گم شدہ اسرائیلی اقوام کی اولاد ہونا پایہ ثبوت کو پہنچگیا۔ محولہ بالا شہادتیں جو یوروپین محققین کے تیقن کا باعث ہو گئیں حسب ذیل تھیں۔

اول۔ انہیں ختنہ کا رواج تھا اور یہ رسم بچپن میں ادا کی جاتی تھی۔

دوم۔ وہ ہفتہ کے دن سبت مناتے اور اس دن کو متبرک سمجھتے تھے۔

سوم۔ اگرچہ انکے پاس عبرانی زبان میں نہ کوئی صحیفہ تھا اور نہ کوئی اور قسم کی مذہبی کتاب تھی تاہم انکو شمع یسرائیل یا یہودیوں کا بڑا کلمہ زبانی یاد تھا جسکے معنے یہ ہیں "سن لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے" (استثناء ۶: ۴) چونکہ انکو اور کسی قسم کی دعائیں یا نماز یاد نہ تھی اسلیئے وہ اسی کلمہ کو ہر ایک مذہبی رسم یعنی پیدائش۔ موت۔ شادی۔ روزہ اور دعوت غرض ہر موقعہ پر متواتر ورد زباں کیا کرتے تھے۔

چہارم۔ افغانوں کی طرح وہ بھی اسرائیلیوں کا امتیازی نشان یعنی زلفیں رکھا کرتے تھے اور بنی اسرائیل میں یہ رواج قدیم اور بائیبل کے مطابق ہے ملاحظہ ہو (احبار باب ۱۹ ورس ۲۷)

پنجم - اُنکے ہاں تواتر سے یہ روایت چلی آتی تھی کہ ہم اسرائیل کی اولاد سے ہیں -
ششم - یہ لوگ ٹانگ کی اُس رگ کا استعمال نہیں کرتے تھے جس کا کھانا پیدایش ۳۲:۳۲ کے مطابق ممنوع ہے اور سوئر کا گوشت کھانا اُنکے ہاں کبائر سے شمار ہوتا تھا -

مذکورہ بالا شہادتوں پر نظر غائر ڈالنے سے محققین کو یقین ہوگیا کہ لاریب یہ قوم بنی اسرائیل ہیں اور اسرائیل کی اُن گم شدہ اقوام میں سے ہیں جو مدّتیں گذریں اپنے مولد اور اصل وطن سے دُور اور گھر سے باہر نکل چکی تھیں - مذکورہ بالا شہادتوں کے علاوہ اور بھی ایسے اسباب ہیں جو بمبئی کے بنی اسرائیل کو گم شدہ اقوام کی ایک شاخ ثابت کرتے ہیں مثلاً وہ ابتک موسوی شریعت کے مقرر کردہ روزے رکھتے اور قدیم عبرانی تہوار مناتے ہیں - اگرچہ اُنکو غیر ممالک میں بود و باش رکھتے ہوئے مدت مدید گذر چکی ہے تاہم وہ وہی ضروری تہوار اور روزے اپنے ہی خاص طریق پر ادا کرتے ہیں البتہ امتداد زمانہ اجنبی ممالک اور غیر اقوام میں رہنے سہنے اور اصل وطن سے علیحدہ اور دُور ہو جانے سے اسقدر فرق ضرور ہوگیا ہے کہ یہ تہوار اور روزے من وعن تورات کے مقررہ دستور کے موافق انجام پذیر نہیں ہوتے کیونکہ بعض بعض رسومات بالکل ہی ادا نہیں کی جاتیں - اس تفریق کے متعلق بعض محققین کا خیال ہے کہ ملاباری بنی اسرائیل کے رسوم وعادات مشنائی زمانہ کے مطابق ہیں اور ربیّوں کی اصلاح کردہ یہودیت سے اُنکا کچھ تعلق نہیں - اس لیئے ان محققین کی یہ رائے ہے کہ جو لوگ مشنائی زمانہ کے رسوم عادات سے ناواقف ہیں وہ ہندی بنی اسرائیل کی رسوم وعادات دیکھکر اُنپر کفر و الحاد کا فتوٰی دینگے کیونکہ ان ہر دو زمانوں کی عبرانی رسوم وعادات میں زمین وآسمان کا فرق ہے - ہندی بنی اسرائیل کے درمیان بعض ایسے مذہبی رسوم بھی رائج ہیں جن کی تلقین وقتاً فوقتاً نو وارد یہودی کرتے رہے ہیں البتہ اسقدر احتیاط سے کام لیا گیا ہے کہ بعد کی رائج شدہ رسومات کو تو ہندوستانی ناموں سے موسوم کیا گیا اور قدیم رسومات کو مرہٹی نام دیئے گئے ہیں - مرہٹی زبان کے استعمال کا سبب یہ تھا کہ علاقہ مہاراشٹر کی قدیم زبان ہونیکی وجہ سے بنی اسرائیل بھی عام طور پر یہی زبان بولتے ہیں - جس چھوٹی سی کتاب کا ہم پہلے حوالہ دے چکے ہیں اُس کا مصنف بمبئی کے

بنی اسرائیل کی پانچ ایسی رسومات منتخب کرتا ہے جو عوام یہود کے رسم و رواج کے مطابق ہیں اور ظاہر کرتا ہے کہ جہاں بنی اسرائیل میں دوسری یہودی اقوام کے سے قدیم رسوم و عادات کا رواج ہے وہاں انہیں ایسی رسوم بھی پائی جاتی ہیں جن سے موجودہ یہود تو محض ناآشنا ہیں۔ لیکن از روئے تحقیقات انکا نہایت قدیم اسرائیلی کتب میں پایا جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی اس امر کی کافی دلیل ہے کہ مغربی ہند کے بنی اسرائیل اُن اسرائیلی اقوام کے جانشین ہیں جو بہت قدیم زمانہ میں اپنے وطن سے ہجرت کرگئی تھیں۔ یہ آخر الذکر رسومات حسب ذیل ہیں:۔ (۱) لوبان کا استعمال (۲) گنتی ۶-۱۸ کے مطابق نذیر کی منت (۳) سبزہ۔ مالیدہ اور بکری کے جگر کا استعمال وغیرہ وغیرہ (۴) برکت کا پیالہ (۵) امن کا بوسہ۔ اب یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ رسومات طالمود کے قبل زمانہ کی تھیں کیونکہ طالمودی یہودیوں میں ان کا قطعاً رواج نہیں واضح رہے کہ آجکل کے یہود کا مذہب عموماً طالمود پر مبنی ہے اس لیئے لوبان کا استعمال وہ ناجائز قرار دیتے ہیں اور انہی کے کہنے سُننے سے مالاباری بنی اسرائیل نے بھی کچھ مدت سے اس رسم کو ترک کردیا ہے۔ گو عام یہودی لوبان کے استعمال کو ناجائز قرار دیتے ہیں مگر جائے تعجب ہے کہ ہندی بنی اسرائیل کے علاوہ چینی بنی اسرائیل بھی۔ جنکا ایک حصہ ابتک کے فنگ فو میں آباد ہے اپنی عبادتوں میں بکثرت خوشبو کا استعمال کرتے تھے ؛

یہاں پر اس امر کا تذکرہ بے محل نہ ہوگا کہ جس طرح بمبئی کے بنی اسرائیل میں یہ روایت چلی آتی ہے کہ انکے آباؤ اجداد شمال کی طرف سے ملک مالابار میں آئے تھے بعینہٖ چینی بنی اسرائیل میں بھی ایسی ہی روایت ہے کہ انکے بزرگ مغرب کی طرف سے چین میں داخل ہوئے تھے۔

اب اگر بنظر تعمق دیکھا جائے اور سمند فکر کو مالابار سے شمال اور چین سے مغرب کی طرف جولانی دیکر اُن تمام ممالک کی سیر کیجائے جو سمتہائے مذبورہ میں واقع ہیں تو ایک طرف تو مغربی گھاٹ صحرائے راجپوتانہ اور وادیٔ پنجاب کی سیر کے بعد اور دوسری طرف تبت کی سطح مرتفع کو عبور کرنے کے بعد ہم ایسے ممالک میں پہنچتے ہیں جہاں کے باشندے خط و خال میں اسرائیلیوں سے مشابہ نظر آتے اور بڑی تحدی سے اسرائیلی النسل ہونے کے مدعی ہیں یہاں ٹھہر کر اور ان لوگوں کے بنی اسرائیل ہونے کے دلائل کو سنکر اس امر میں قطعاً شبہ نہیں رہتا کہ ان

ممالک یعنی افغانستان اور کشمیر کے باشندے بنی اسرائیل ہیں اور چینی اور مالا باری بنی اسرائیل انہی ملکوں سے ہجرت کر کے جنوب و مشرق کی طرف چلے گئے تھے۔

افغانوں اور کشمیریوں کے اسرائیلی الاصل ہونے کی بہت سی دلائل ہیں منجملہ انکے ایک خاص اور ایسی زبردست دلیل ہے جو مالا باری یا چینی بنی اسرائیل کی تائید میں پیش نہیں ہو سکتی اور صرف اہالیان کشمیر و افغانستان کی ہی موید ہو سکتی ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کردستان کے بنی اسرائیل بھی جن کا ذکر مصنف نے کتاب مذکورۃ الصدر میں کیا ہے ہرگز ایسی زبردست دلیل نہیں پیش کر سکتے۔ ہم اپنے ناظرین کے صبر کا دیر تک امتحان کرنا نہیں چاہتے اور عرض کیے دیتے ہیں کہ یہ دلیل بانشہادت افغانستان اور کشمیر کے شہروں اور قصبات کے ناموں کی صورت میں ابتک موجود ہے۔ ان ممالک کے بعض شہروں کے نام وہی ہیں جو شام کے قدیم شہروں کے تھے۔ چنانچہ افغانستان کا موجودہ دارالسلطنت خود شام کے ایک قدیمی شہر کے نام پر ہے جس کا ذکر یوشع کی کتاب باب ۱۹ ورس ۲۷ میں ہے نیز ملاحظہ ہو سلاطین باب ۹ ورس ۱۳ جہاں لکھا ہے "اور بولا اے میرے بھائی یہ کیا شہر ہیں جو تو نے مجھے دیئے اور اُس نے اُن کا نام کابول کا ملک رکھا"۔ رسالہ ہذا کے ناظرین اگر تکلیف گوارا کریں اور قدیم ملک شام کے نقشہ پر ایک سرسری نظر ڈالیں تو عرض البلد شمال درجہ ۳۲ دقیقہ ۵۱ طول البلد شرقی درجہ ۳۵ دقیقہ ۱۲ پر انکو شہر کابل ملیگا۔ غرض افغانوں اور کشمیریوں کے بنی اسرائیل ہونے میں قطعاً شک و شبہ کو گنجایش نہیں اور تھوڑے تجربہ سے ایک طالب حق جان سکتا ہے کہ آبادکار جس نئے ملک میں جاتے ہیں وہاں وہ اکثر اپنے ملک کے پرانے شہروں اور قصبات کے نام پر نو آباد قصبات و شہروں کے نام رکھتے ہیں۔

یوروپین مشنری جو ان تمام واقعات سے آگاہ اور اس سچائی سے آشنا ہیں ضرور اس حقیقت کو شائع کرتے اور ڈنکے کی چوٹ سے دنیا میں پھیلاتے بشرطیکہ دو باتیں اُن کی سد راہ نہ ہوتیں۔ پہلی بات جو انکے جوش کو ٹھنڈا کرنے والی اور انکی ہمت کو پست کرنیوالی ہے وہ یہ ہے کہ ہر دو افغان اور کشمیری اُس مذہب کے پیرو ہیں جو داعیان عیسائیت کی آنکھ کا خار اور سینے کا سانپ ہو رہا ہے اور جسکی مخالفت تیرہ چشم حاسدوں کی تنگ آنکھ کو راستی

کے نور سے محروم رکھتی اور انکی زبان کو حق کے اظہار سے باز رکھتی ہے۔ دوسرا امر جو مسیحی واعظین کو مذکورہ بالا اقوام کے بنی اسرائیل تسلیم کرنے سے باز رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ افغانوں اور کشمیریوں کو اسرائیلی الاصل مان لیں تو پھر انکو اس خیال کے لوگوں کے سامنے زک اُٹھانی اور انکی تائید کرنی پڑتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یسوع مسیح صلیب کی لعنتی موت سے بچکر اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں نکلے اور افغانستان ہوتے ہوئے کشمیر میں تشریف لائے اور یہیں وصال فرماکر سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے اور جو قدیم مقبرہ شہر مذکور میں نبی صاحب یا عیسیٰ صاحب کے نام پر مشہور ہے وہ در اصل حضرت مسیح کا ہی مقبرہ ہے۔

پس بمبئی کے بنی اسرائیل کی روایت کہ انکے آبا و اجداد کسی شمالی ملک سے آئے تھے اور چین کے بنی اسرائیل کی روایت کہ انکے بزرگ مغرب کی طرف سے چین میں داخل ہوئے تھے اور افغانوں و کشمیریوں کے متعلق عقلی و نقلی داخلی و خارجی شہادتیں اس مسئلہ کو روز روشن کی طرح بین کر دیتی ہیں کہ اسرائیل کی گم شدہ اقوام نے افغانستان اور کشمیر کے ممالک کو اپنے اصل وطن یعنی شام کے مشابہ پاکر یہیں بود و باش اختیار کر لی اور جب انکی آبادی میں ترقی ہوئی تو انہیں سے بعض کشمیر سے چین کو چلے گئے اور بعض افغانستان سے چلکر ساحل مالابار پر جا آباد ہوئے اور اصل قوم سے علیحدہ ہوکر اُس فضل سے محروم رہ گئے جسکی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے آسمانی گڈریہ نے دُور و دراز کا سفر طے کرکے خود اپنی زبان سے بشارت دی تھی یعنی اسلام جیسی نعمت عظمیٰ سے محروم رہ گئے جو انکی بڑی قوم کو مسیح کی دعاؤں کے باعث میسر آگئی۔ ہم نے تاحال بمبئی کے اسرائیلیوں کے رسومات۔ اسما اور اس امر پر بحث کی ہے کہ وہ کسی شمالی ملک سے آکر یہاں آباد ہوئے تھے لیکن اب ہم انکے خط و خال کا مشاہدہ کرتے اور دیکھتے ہیں کہ ہندوؤں اور انکے درمیان کیا امتیازی علامات ہیں۔ ماہرین علوم قیافہ کا خیال ہے کہ کسی نہ کسی وقت ہندوستانی اور اسرائیلی خون میں باہم آمیزش ہوئی ہے لیکن بنی اسرائیل کے چہروں پر نظر غائر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ باوجود ایسی آمیزش کے ان کے خط و خال میں ایسی امتیازی علامات موجود ہیں جو انکے اسرائیلی النسب ہونے پر دال ہیں۔

تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گو زمانہ سابق میں بنی اسرائیل کا خون آمیزش سے پاک نہیں رہا مگر اب عرصہ دراز سے کوئی ایسی آمیزشیں واقع نہیں ہوئیں کیونکہ یہ لوگ اب ایسے تعلقات کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور دوغلی اولاد کو نہائت ذلیل اور ہیچ سمجھتے ہیں اُنہیں ایک گروہ ایسا ہے جسے وہ "کالا" کے نام سے پکارتے ہیں اور لفظ کالا سے انکی مراد سیاہ فام لوگ نہیں بلکہ اسرائیلی باپوں کی ایسی اولاد مراد ہے جو سیاہ فام عورتوں کے بطن سے پیدا ہوئی تھی۔ جس کتاب سے ہم نے واقعات مذکورہ اخذ کیئے ہیں اُسکا مصنف کالا بنی اسرائیل کی نسبت لکھتا ہے "راقم الحروف کا اس شہادت سے کُلی اتفاق ہے جو ہمارے متوفی دوست اور تجربہ کار افسر ضلع مسٹر ڈبلیو۔ ایف سنکلیر ممبر سول سروس بمبئی کے ہاتھ سے حوالہ قلم ہو چکی ہے صاحب موصوف نے ایکدفعہ مجھے لکھا کہ "میری رائے میں ہر دو بنی اسرائیل اور کالا بنی اسرائیل کے چہروں کی بناوٹ خالص عبرانی طرز کی ہے۔ اور بائیس ۲۲ برس کے عرصہ میں جو مَینے بنی اسرائیل کے درمیان گذارا ہے مجھے صرف ایک ہی مثال یاد ہے جہاں مجھے کالا بنی اسرائیل کے ایک فرد کی شناخت میں کیسقدر دِقّت کا سامنا ہوا""

اس امر کو مسیحی لوگ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مغربی ہند کے بنی اسرائیل مسیحؑ کی پیدائیش سے قبل اِس علاقہ میں آباد ہو چکے تھے اور اُنکے مغربی ہندوستان میں آباد ہونے کی سب سے آخری تاریخ ۲۰۰ قبل مسیحؑ بتائی جاتی ہے۔ چنانچہ مسٹر ایم سموئیل کینبکار جو کتاب موسومہ "بنی اسرائیل کی مختصر تاریخ" کا مصنف ہے۔ لکھتا ہے کہ "اُنکا ڈیڈیکیشن (ہنذسہ) کی عید اور ہیکل کی دوسری تباہی سے ناواقف ہونا اور مشنائی زمانہ کی دنیوی اور دینی رسومات کے مطابق اپنا دستور العمل رکھنا۔ نذریں چڑھاتے وقت لوبان کا استعمال کرنا وغیرہ وغیرہ ثابت کرتے ہیں بنی اسرائیل کے آبا و اجداد قریباً مسیحؑ سے دو سو برس قبل ہندوستان میں آچکے تھے""

جن بنی اسرائیل کا ہم نے ابتک ذکر کیا ہے انکے علاوہ ساحل مالابار پر یہودیوں کی ایک اور قوم بھی آباد ہے جنکی تعداد سنہ ۱۹۰۱ء کی آبادی کے مطابق ۱۱۳۷ نفوس ہے۔ وہ بیان

کرتے ہیں کہ پہلے اسیری کے وقت وہ اصل قوم سے علیحدہ ہو گئے تھے اگرچہ انکو عبرانی زبان کا بھی قدرے علم ہے مگر وہ بولتے ہندوستانی ملیالم ہیں۔ یورپین محققوں نے انکو دو فرقوں میں تقسیم کیا ہے سفید یہودی اور سیاہ یہودی۔ موخرالذکر گو سفید یہودی کی نسبت رنگ میں کسیقدر سانولے ہیں لیکن انکا رنگ دکن کے اصل باشندوں سے بالکل مختلف ہے۔ ان سیاہ فام یہودیوں کی پھر اور دو اقسام ہیں اول میوکھا سیم یا بھورے یہودی جو اصل اسرائیلی آبادکاروں کی اولاد ہیں دوم غیر میوکھا سیم جنکی نسبت خیال ہے کہ وہ مخلوط النسل ہیں۔ مصنف کتاب موسومہ بہ "یہود ہند اور مشرق جدید میں" خیال کرتا ہے کہ سفید یہودی نسبتاً بعد کے آئے ہوئے ہیں اور اس کا یہ بھی خیال ہے کہ بمبئی کے بنی اسرائیل اور یہ مالا باری یہودی دراصل ایک ہی قوم تھے جنہوں نے بعد میں ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر لی۔ مسیحی محققین نے اس سوال کے جواب میں کہ بمبئی کے بنی اسرائیل اور دوسرے اسرائیلی مہاجر ہند میں کیونکر آئے چار مختلف خیال پیش کیئے ہیں جنکو ہم مع جرح ذیل میں درج کرتے۔

اوّل۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ ہندی بنی اسرائیل یمنی یہودیوں کی ایک شاخ ہیں لیکن یہ خیال سراسر غلط ہے کیونکہ اکثر علماء کا خیال ہے کہ یمن کے یہودی بنی اسرائیل میں سے نہیں بلکہ عربی النسل نو یہودی ہیں اور انہوں نے سنہ ۳ء میں مذہب موسوی اختیار کیا تھا۔

ثانیاً بقول مسٹر ہیم سیموئیل کیہمکار یمنی یہودیوں اور ہندی بنی اسرائیل کے درمیان میل ملاپ یا سلسلہ آمد و رفت کی کوئی علامات نہیں ملتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا یمن کے یہود کی شاخ ہونا محض خیالی اور موہوم بات ہے کیونکہ رشتہ تعلق ہونے اور ایک ہی مذہب پر قائم رہنے کی وجہ سے ہر دو فریق کے باہم تعلقات میں کوئی فرق نہیں آنا چاہیئے تھا۔

ثالثاً۔ ایسی شہادتیں ملتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل ہند کے سواحل پر ایسے وقت آباد تھے جبکہ یمنی یہودیوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ مزید برآں ہندی بنی اسرائیل کی دینی و دنیوی رسومات طالمود سے بھی پہلے زمانہ کی ثابت ہوتی ہیں اور یمنی یہود طالمودی تعلیم کے پیرو ہیں۔

چہارم۔ بنی اسرائیل کے ہاں کی روایت بتلاتی ہے کہ وہ کسی شمالی ممالک سے آئے تھے لیکن یمن

احاطہ بمبئی سے مغرب کی طرف ہے۔

دوسرا خیال جس کے موید مسٹر ہیم ہیں یہ ہے کہ وہ براہ راست ملک فلسطین سے آئے تھے اور ان کی قدیم روایت میں جن شمالی صوبجات کا ذکر ہے وہ دراصل ان یہودی صوبجات سے مراد ہے جو مسیح کی پیدائش سے قبل ملک فلسطین کے شمال میں علاقہ گلیل کے اندر قائم کیئے گئے تھے لیکن ہمارا مصنف مسٹر ہیم کے اس خیال سے متفق نہیں اور لکھتا ہے کہ "ہم بلا رو رعایت کہتے ہیں کہ ہم اپنے معزز اور موقر دوست مسٹر ہیم سے اس خیال میں متفق نہیں کہ بنی اسرائیل کی روایت میں جن شمالی صوبجات کا ذکر ہے انسے فلسطین کے شمالی صوبے مراد ہیں۔"

تیسرا خیال یہ ہے کہ ہندی بنی اسرائیل عراق عرب کے یہودیوں کی اولاد ہیں۔ اور اس خیال کی تائید میں کہا جاتا ہے کہ چونکہ چھٹی صدی مسیحی میں عراق عرب اور ہند کے درمیان براہ خلیج فارس تجارتی تعلقات تھے اسلیئے عراق عرب کے یہودیوں میں سے بعض لوگ آکر ہند کے مغربی ساحل پر آباد ہوگئے ہونگے لیکن یہ خیال بھی کئی وجوہات سے ناقابل تسلیم ہے اولاً ہندوستانی بنی اسرائیل جیسا کہ ہم بحوالہ مسٹر ایم سمیوئیل کیبنکار اوپر ظاہر کر چکے ہیں چھٹی صدی مسیحی سے صدہا سال پیشتر ہند کے مغربی ساحل پر آباد ہو چکے تھے۔ ثانیاً ہندی بنی اسرائیل کے ہاں ایک روایت ہے جس کی رو سے انکی ہجرت کا باعث سیاسی بدامنی اور سخت گیری تھی نہ کہ تجارت چنانچہ ہمارا قابل مصنف اس روایت کے بارہ میں بدیں الفاظ رقمطراز ہے "بنی اسرائیل کا قول ہے کہ تخمیناً ۱۶ سو یا ۱۸ سو برس کا عرصہ ہوا جبکہ انکے بزرگ سیاسی بدامنی اور سخت گیری کے باعث شمالی علاقوں کی طرف سے ہجرت کر آئے تھے اور ساحل مالابار پر انکے جہاز گرداب ہلاکت میں پڑکر پاش پاش ہوگئے اور ان مسافروں میں سے صرف ۱۴ نفوس بحر ہلاکت سے جانبر ہوکر کنارہ سلامتی پر پہنچے ان سلامتی یافتہ لوگوں میں سات مرد اور سات عورتیں تھیں۔ فرشتۂ امن نے جس مقام پر انکو تباہی کے طوفان سے نکالکر سلامتی کی زمین پر رکھا تھا اُسے نوگاؤں کہتے ہیں۔ اس مقام پر انہوں نے اپنے ان تمام ساتھیوں کی لاشوں کو دفن کر دیا۔ جنہیں امواج بحر نے ساحل سمندر پر اگلدیا تھا جس مقام پر یہ لاشیں دفن کیگئی تھیں وہاں ابتک بطور یادگار دو پشتے بنے ہوئے ہیں اور اس مقام کے قریب ہی بنی اسرائیل کا قدیمی قبرستان ہے جسمیں قریباً ۵۰۰ قبریں ہونگی یہ پشتے

اور قبرستان گویا اس امر کا نشان ہیں کہ بنی اسرائیل کے غرقاب شدہ بزرگ پہلے اسجگہ ہی مدفون ہوئے تھے"
ہمارے لائق مصنف کا اپنا قیاس یہ ہے کہ بمبئی کے بنی اسرائیل ایرانی کردستان سے آئے تھے
کیونکہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت قدیم الایام سے وہاں اقامت گزین ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر
کردستان کو جہاں بنی اسرائیل کی مختصر سی جماعت رہتی ہے اور جو مالابار سے عین شمال میں بھی
نہیں۔ بمبئی کے بنی اسرائیل کا سابق مسکن قرار دیا جاسکتا ہے تو کیوں ملک افغانستان و کشمیر (جہاں
اسرائیلیوں کی بڑی بڑی اقوام آباد ہیں جو مالابار سے عین شمال میں واقع اور ایک نہیں بلکہ کئی صوبوں
پر مشتمل ہیں) ایسے ملک قرار نہیں دیئے جاسکتے جہاں سے بنی اسرائیل بھاگ آئے ہوں
ایران میں اسرائیلی لوگوں کا موجود ہونا اس امر کا کوئی ثبوت نہیں کہ ہندی بنی اسرائیل بھی وہاں سے
ہی آئے ہوں۔ اگر ایرانی کردستان کی تائید میں بحر کے سفر کی دلیل پیش کیجاسکتی ہے تو کیوں
افغانستان کی تائید میں بھی ویسی دلیل نہیں لائی جاسکتی جبکہ دونوں ممالک سے ساحل مالابار
تک خشکی اور تری کے دونوں راستے اب تک موجود ہیں اور ہر دو صورت میں تاحال تری کے
راستہ کو ہی ترجیح دیجاتی ہے کیونکہ یہی آرام دہ اور مختصر ہے۔ گو ہمارے مصنف نے مذکورہ بالا
ذاتی خیال پیش کیا ہے لیکن وہ اسپر مصر نہیں بلکہ اصل فیصلہ ناظرین کی اپنی رائے پر چھوڑتا
ہے۔ وہ ہمارے خیال کے متعلق بھی چند کلمات لکھتا ہے اور ممکن سمجھتا ہے مالاباری
بنی اسرائیل کا سابق مسکن افغانستان اور کشمیر ہو اُسکے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"یہ خیال بہ تمام و کمال نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ شاید بنی اسرائیل افغانستان و بلوچستان
کے باشندوں میں سے آئے ہونگے۔ مسٹر ای سلیمان کی طرف سے جوئش کرانیکل بابت ۲۱۔ اگست سنہ ۱۹۰۲
کے صفحہ ۲۰ پر ایک دلچسپ خط شائع ہوا ہے جو لارکانہ ملک سندھ سے لکھا گیا ہے اس خط
میں نامہ نگار مذکور نے صادق علی صاحب کی ایک تصنیف کا ذکر کیا ہے جو حال ہی میں
شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں وہ لکھتے ہیں کہ تین بڑی بڑی قومیں یعنی انصاری
افغان یا پٹھان اور بیروبی در اصل یہودی اور اسرائیلی الاصل اقوام ہیں۔ مسٹر
سلیمان نے ان قوموں اور بمبئی کے بنی اسرائیل کی شکل و شباہت اور خط و خال میں
بہت سی ایسی مشابہت اور مماثلت کی علامات بیان کی ہیں جو اُنکے چہروں پر سرسری

نظر ڈالتے ہی فوراً معلوم ہو سکتی ہیں۔ مثلاً لمبی لمبی زلفیں جنکا بغدادی اور ہندوستانی یہودیوں میں عام طور پر رواج ہے آجتک ان گم شدہ اسرائیل اقوام کے افراد کی پیشانی اور کانوں پر لٹکتی اور جھومتی دکھائی دیتی ہیں مزید براں اُن کے چہرہ کی بناوٹ تقریباً یہودی کی سی ہے، اور جب کوئی شخص اُنسے یہ کہے کہ میں اسرائیلی ہوں اور خصوصاً جب نو وارد اُنسے کہے کہ میں بنی اسرائیل سے ہوں تو وہ اسکی ایسی آؤ بھگت کرتے ہیں کہ گویا وہ انکا رشتہ دار ہے "۔

ہمارا مصنف ریورنڈ ٹی۔ ایچ لارڈ مسٹر سلیمان کے محولہ بالا خیال کے متعلق آگے چلکر لکھتا ہے کہ مسٹر موصوف کے ایک دوست کو سندھ کے کسی اسلامی گھرانے میں دعوت پر مدعو کیا گیا تو اُس نے دیکھا کہ کھانے میں میٹھی روٹی۔ بکرے کا جگر اور خوشبو تھی اور میزبان نے اُسکو ایک عبرانی نماز کی کتاب بھی دکھائی۔ اس کتاب کے دیکھنے پر مہمان نے بصد منت درخواست کی کہ یہ کتاب مجھ کو دیدیجائے مگر میزبان نے قطعاً اسی علیحدگی کرنا پسند نہ کیا۔ ایسا ہی مسٹر اے۔ کے جانسٹن نے اپنی کتاب موسومہ لغات الجغرافیہ میں افغانوں کی مفصل ذیل روایت نقل کی ہے جب نادر شاہ پشاور پہنچا تو یوسف زئی قوم کے خوانین نے شاہ موصوف کی خدمت میں عبرانی زبان میں لکھی ہوئی ایک تورات اور کئی ایک دوسری اشیاء پیش کیں جنکو اُنکے آبا و اجداد زمانہ قدیم میں متبرک اور قابل زیارت سمجھتے تھے اور جو کہ انہوں نے محفوظ کر رکھی تھیں ان اشیاء کو نادر شاہ کے ہمراہی یہودیوں نے فوراً پہچان لیا"۔

ہمارا قابل مصنف جسکی کتاب کے حوالہ سے ہم نے یہ مضمون لکھا ہے تسلیم کرتا ہے کہ بنی اسرائیل کے شمالی صوبجات سے آنیوالی روایت کے مطابق بڑی صحت کے ساتھ یہ نتیجہ بھی مترتب ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ افغانستان یا بلوچستان کے راستہ سے آئے ہوں۔ ہمیں تعجب ہے کہ یہانتک پہنچکر اور اسقدر بدیہی شہادتوں کی موجودگی میں ریورنڈ ٹی۔ ایچ لارڈ کیوں اصل نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے؟ اس کے اسباب ہمارے ذہن میں صرف دو ہی آسکتے ہیں اول یہ کہ صاحب موصوف کو افغانوں اور کشمیریوں کے متعلق صحیح علم نہ ہوگا۔ دوم یہ کہ عیسائی مشنری ہونیکی حیثیت سے اُنکو یہ کہاں گوارا ہو سکتا تھا کہ افغان اور کشمیری جو اب اسلام کے حلقہ بگوش ہیں مسیح کی کھوئی ہوئی بھیڑیں ثابت ہوں اور خانیار میں سونیوالے یوز آسف کا مقبرہ در اصل اُنکے اپنے خدا کی ہی قبر ہو۔ اُنکا یہ کہنا کہ بنی اسرائیل نے ہجرت کے وقت افغانستان وغیرہ کا راستہ اختیار کیا ہو کسی طرح قرین قیاس نہیں ہو سکتا کیونکہ کردستان۔ بغداد یا شام سے اگر ساحل مالابار پر آنا ہوتا تو بحری راستہ ہی قریب تر اور آسان تھا اور بہر صورت بنی اسرائیل انہی روایات کے مطابق سمندر کے راستہ سے ہی آئے تھے۔ اب جبکہ سمندر کا راستہ قریب تر تھا اور وہ خوشی سے تجارت وغیرہ اغراض کے سبب نہیں آئے تھے بلکہ سیاسی بد امنی کی طرح وہ فارقلیط کی پاک تعلیم سے بھی متمتع ہوئے۔ والسلام

# رپورٹ ماہوار صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ دار الامان قادیان

## ماہ اگست ۱۹۱۲ء

یتامی۔ آمد [illegible] اور خرچ بوجہ موسمی تعطیلات بالفعل معلوم نہیں ہوا۔ موٹی رقوم سے دس روپے آٹھ آنے جماعت پشاور نے اور اٹھارہ دو آنے جماعت نرولی نے بھیجے باقی تھوڑی تھوڑی رقوم آئیں جو زیادہ تر پانچ کے اندر اندر ہیں۔

زکوٰۃ۔ آمد [illegible] اور خرچ [illegible] ہوا۔ بڑی رقوم میں سے [illegible] جماعت فیروزپور [illegible] منشی عبد القادر مدرس متصوراں ضلع لدھیانہ۔ [illegible] چودھری غلام احمد صاحب بی۔ اے پوسٹماسٹر جالندھر۔ [illegible] جناب صالح محمد سٹیشن ماسٹر برالہ۔ [illegible] صوبیدار تاج شاہ صاحب گھبڑاں۔ [illegible] جماعت شملہ۔ [illegible] میاں محمد امین و محمد ابراہیم صاحب ساکن لاہور۔ [illegible] جماعت سیالکوٹ۔ [illegible] جماعت منصوری۔ جزاہم اللہ خیراً۔ اگر سکرٹری صاحبان وقتاً فوقتاً اپنی اپنی جگہ احباب میں تحریک کرتے رہیں کہ یتامی وزکوٰۃ کے لیئے روپیہ اکٹھا کرکے یہاں بھجوایا جاوے تا ایک جگہ جمع ہو کر بہتر صورت میں صرف ہو سکے تو اس طریق پر اخراجات بسہولت چل سکتے ہیں اور قرضہ اٹھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔

اشاعت اسلام۔ ماہ اگست کے آخر خریداران ریویو انگریزی میں ایک کی بیشی اور ریویو اردو میں ۵ کی کمی اور تفسیر القرآن میں ۳ کی کمی ہوئی۔

تعلیم۔ بوجہ موسمی تعطیلات ہائی سکول بند ہے اس لیئے کوئی رپورٹ نہیں درج کی گئی۔

صیغہ تعمیر۔ عمارت مدرسہ کی بنیادوں کا کام چوتھائی کے قریب ہوا ہے اور عمارت بورڈنگ کا کام بہت تھوڑا باقی ہے۔ ڈیوڑھی کا پنجر تیار ہو کر آگیا ہے۔ چندہ عمارت کا کام بہت سست پڑ گیا ہے بعض احباب نے پہلے پوری توجہ کی تھی مگر بعد میں رفتار اس اندازہ پر نہیں رہی بعض نے ابتک مطلق توجہ نہیں کی۔ سب احباب کیخدمت میں عرض ہے کہ اس کام کو سرگرمی سے جاری رکھیں ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ آپ اس طرح بے فکر ہو جاویں ابھی تو اس عمارت کی بنیادیں بھی نہیں رکھی گئیں ہیں۔ امید ہے کہ سب احباب سرگرمی دکھائیں گے اور عند اللہ ماجور ہونگے۔

کام تعمیر وسیع پیمانہ پر جاری کرنیکی وجہ سے ارادہ ہے کہ سرخی پسانے کے لیئے انجن و مشین منگائی جاوے بھٹہ کا کام جاری ہونے والا ہے۔

**مقبرہ بہشتی۔** اس ماہ میں ذیل کی رقوم قابل ذکر وصول ہوئی ہیں۔ عبد اللہ خان صاحب بحساب نبی بخش مرحوم چک نمبر ۱۰۸ - جماعت احمدیہ سیالکوٹ بحساب مرزا خانصاحب۔ منشی مولاداد صاحب سب انسپکٹر ریلوے پولیس سٹیشن۔ اہلیہ الٰہی بخش صاحب بہلول پور۔

قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانوی جو مدت سے ہجرت کرکے قادیان میں مقیم تھے اور مہتمم لنگرخانہ کی خدمات بجالا رہے تھے ۲۵ اگست ۱۹۱۲ء کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیئے گئے۔

**دفتر سکرٹری۔** خواجہ کمال الدین صاحب جو مجلس معتمدین کے ٹرسٹی اور مشیر قانونی ہیں۔ اور جنہوں نے پنجاب ہندوستان میں بہت کچھ تبلیغ اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کا حق ادا کیا ہے۔ اور اس کام کے لیئے خدا نے انکو جہاں موقع عطا فرمایا ہے وہیں ساتھ اخلاص بھی بخشا ہے۔ ولایت تشریف لے گئے ہیں۔ - - - - - - - - - خواجہ صاحب کا تبلیغ اسلام کا منشا رہے۔ احباب سے التماس ہے کہ وہ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکو دین دنیا میں بامراد کرکے واپس لائے۔ آمین

میاں محمد حسن بغرض فراہمی چندہ بعد عید الفطر ضلع جالندھر و ہوشیارپور جاویں گے ان اضلاع کے احباب انکی مدد کریں۔ یہ امر قابل شکریہ ہے کہ جماعت ونجوان ضلع گورداسپور نے جو بہت ہی چھوٹی سی جماعت ہے ایک سو روپے کے قریب گذشتہ فصل کے موقع پر میاں محمد حسن کی تحریک پر چندہ جمع کرکے دیا۔ اللہ تعالیٰ وہاں کے احباب کو جزائے خیر دے۔ مالی سال صدر انجمن کا ختم ہونیوالا ہے سکرٹری صاحبان حسب معمول رپورٹ سالانہ بہت جلد مرتب کرکے بھیجیں۔ سوالات دفتر سے روانہ ہونگے۔ مجھے امید ہے کہ سکرٹری صاحبان اس کام میں پہلے سے زیادہ دلچسپی لے کر پورا کرینگے اور وقت پر بھیجنے کی کوشش کرینگے۔ یہ رپورٹ یکم اکتوبر ۱۹۱۱ء لغایت ۳۰ ستمبر ۱۹۱۲ء ہو گی اور مناسب ہے کہ پہلے اپنے متعلق گذشتہ سال کی رپورٹ پڑھ لیجاوے اس سے بہت مدد ملجاتی ہے اور جن سکرٹری صاحبان نے گذشتہ سال رپورٹ نہ بھیجی تھی اور مجھ کو ان پر شکایت تھی امید ہے کہ وہ رپورٹ اپنی انجمن کی بھیجکر میری شکایت کو رفع کریں گے اور شکریہ کا موقع دینگے۔

**دفتر محاسب۔** کل آمد ماہ اگست ۴-۳-۴۴۹۱۲ اور خرچ ۲-۹-۸۳۹۴ ہوئی ہے۔ اس ماہ میں گورنمنٹ سے دو رقوم یعنی ایک چھ ہزار دو سو کی برائے امداد عمارت بورڈنگ اور دوسری سترہ سو اٹھسٹھ کی برائے امداد ہائی سکول وصول ہوئی ہیں۔ جن کے لیئے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ آمد میں بھی اسی وجہ سے زیادتی ہے۔ لنگر۔ مدرسہ احمدیہ دن بدن مقروض ہوتے جاتے ہیں احباب خاص توجہ کریں۔

خلیفہ رشید الدین
سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

# ریویو

**ہدایات دربارہ معاملات** اس نام کا مختصر مگر بلحاظ ضروری مضامین ایک کمل رسالہ ہماری مکرم دوست قاضی اکمل کی تازہ تصنیف ہے۔ فاضل مصنف نے قرآن کریم اور احادیث نبوی سے موٹے موٹے مسائل جمع کرکے یہ رسالہ چھوٹی تقطیع کے ۴۶ صفحوں پر ختم کیا ہے۔ ہم بعد مطالعہ بلامبالغہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ دریا کو کوزہ میں بند کرنے کی مثال کا صحیح معنوں میں یہاں اطلاق ہو سکتا ہے۔ اکمل صاحب کی اس سپارش سے ہمارا کلی اتفاق ہے کہ "اگر احباب اسے اپنا دستور العمل بنالیں تو دین و دنیا میں اُن کا بھلا ہو"

جو صاحب ان ہدایات سے متمتع ہونا چاہیں وہ رسالہ کو نورالدین و شیر محمد احمدی تاجران قادیان ضلع گورداسپور سے ۱ر (فی جلد) قیمت پر خرید سکتے ہیں۔ محصولڈاک ذمہ خریدار ؛

**خطبات نور** بابو عبدالحمید صاحب۔ آڈیٹر۔ پٹیالہ سٹیٹ۔ آربی۔ ریلوے۔ نولکھا۔ لاہور نے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے خطبات۔ جمعہ۔ عیدین۔ نکاح وغیرہ جو وقتاً فوقتاً بدر۔ الحکم میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ ایک جگہ جمع کرکے کتاب کی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ چنانچہ حصہ اوّل چھپکر تیار ہوگیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات کسی ریویو یا تعریف کے محتاج نہیں۔ وہ حقائق و معارف جنسے آپکے خطبات پُر ہوتے ہیں کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں۔ چھپنے سے پہلے مسودہ حضرت صاحب کو دکھا لیا گیا تھا چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "بابو عبدالحمید صاحب نے میری اجازت سے اور مجھے مسودات دکھانے کے بعد میرے خطبات کو کتاب کی صورت میں شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اخلاص کے واسطے انہیں جزائے خیر دے۔ اور اُنکے کام کو بابرکت کرے۔ آمین"

ہم بھی بابو صاحب موصوف کو اُنکے اس نیک اور بابرکت کام پر مبارک باد کہتے ہیں۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

کتاب کا کاغذ تقطیع اور چھپائی بہت عمدہ ہے۔ ۱۱۲ صفحہ کی کتاب۔ قیمت صرف ۸ر براہ راست بابو صاحب موصوف سے یا قادیان میں محمد یمین دوکاندار سے مل سکتی ہے ؛

## درد سر و درد ریاح کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہو جاتا ہے۔ یہ دوا لحظہ میں اسکو پانی کر دیتا ہے۔ درد ریاح جیسے ٹپک
چمک ٹیس۔ رگوں میں لہر۔ کن کنی سے چاہے جسقدر تکلیف ہو۔ اس دوا کے استعمال سے فوراً رفع
ہوتی ہے درد سر کے واسطے بھی اس دوا کا ایسا ہی فائدہ ہے۔ نصف سر میں ہو یا تمام سر میں کسی وجہ
سے کیسا ہی درد ہو اس دوا سے رفع ہو جاتا ہے صرف یہی نہیں اگر سر کٹا جاتا ہو پھٹا جاتا ہو۔ اڑا جاتا
ہو۔ اس دوا سے فوراً بند ہو جاتا ہے۔ ان دنوں لوگ ذرا ذرا باتوں میں سر دکھا یا کرتے ہیں کام میں یا
مفت کی باتوں میں فکر و تردد میں عیش و عشرت میں دن کو رات اور رات کو دن بنانے میں کل شکایتیں
سر پر آجاتی ہیں اور ہاڑ رسے درد سر کا راکرتے ہیں۔ ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے لوگوں کے لیئے ہے۔ دوا کے
استعمال سے فوراً درد بند ہوتا ہے۔ اسلیئے ہر خاص و عام کو یہ دوا اپنے پاس رکھنا لازم ہے قیمت ۱۲ ٹکیوں
کی ایک شیشی ۶ر محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک پانچ آنہ۔ (۵ر) بارہ ڈبیہ تک چھ آنہ (۶ر)

## داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایک دم
اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصولڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک پانچ آنہ (۵ر) اور بارہ ڈبیہ کا ۶ر

## فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا انتیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے،
اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور ہر قسم کے علاج کرا کے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر
استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اسلیئے اسکی چار پانچ خوراک
پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی۔ اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۴ر محصول ۶ر
دو شیشی تک ۸ر قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸ر) محصولڈاک ۵ر دو شیشی تک ۶ر

## کھانسی کی دوا

یہ دوا چاہے کیسی کھانسی و کف کی بیماری ہو اسکو آرام کرتی ہے اسمیں یہ فوائد ہیں (۱) سردی کو
بچانا (۲) کھانسی کو دبانا (۳) کف کو پتلا کرنا (۴) کف کو نکالنا (۵) سوکھا کھانسی کو روکنا۔ قیمت بڑی شیشی بتیس خوراک
قیمت عہ ر پیکنگ و محصولڈاک چھ آنے دو شیشی تک ۸ر چھوٹی شیشی سولہ خوراک قیمت ۸ر پیکنگ و محصولڈاک ۵ر
دو شیشی تک ۶ر اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے مہاراجہ لکنجن سنگھ دیو بہادر فیوڈیٹری چیف پٹنہ اسسٹنٹ
بولانگر ضلع سمبھل پور سے لکھتے ہیں جناب من آپکی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کیلیئے مشکور ہوں اس دوا سے
ہماری کھانسی بالکل دفع ہو گئی۔ مجھے صرف سات خوراک سے زیادہ پینے کی ضرورت نہ ہوئی۔ کھانسی کو اس دوا نے بہت جلد اثر دکھلایا۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

Reg. No L 303

# ٹیچنگز آف اسلام

یعنی انگریزی ترجمہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ کے اس عظیم الشان لیکچر کا جو ۱۸۹۶ء کے جلسہ مہوتسو میں چار پانچہزار کے مجمع میں پڑھا گیا تھا اور نہایت ہی دلچسپی اور قبولیت سے پبلک نے سنا۔ اس لیکچر میں مصنف موصوف نے اسلام کو نہایت ہی احسن پیرایہ میں صرف قرآن شریف سے استنباط کر کے بیان فرمایا ہے۔ اور تمام اعتراضات جو بڑے بڑے مخالفین و معاندین اسلام بڑی تحدی اور زور سے کرتے رہے یا اب کرتے ہیں۔ نہایت ہی سنجیدگی اور لطافت سے اُن کے جوابات اصولی طور پر بیان فرمائے ہیں جن سے خواہ کیسا ہی متعصب اور زود رنج مخالف کیوں نہ ہو کبیدہ خاطر نہیں ہو سکتا بلکہ سوائے سکوت کے اور کوئی جواب بھی پیش نہیں کر سکے گا اور ایک شریف الطبع اور حق جو مخالف اسلام کو سوائے سر تسلیم خم کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔

بڑی خوبی اور لطافت جو اس مضمون کو خاص فوقیت اور یکتائی دے رہی ہے یہ ہے کہ اوّل اس مضمون کو خدائے تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن کریم سے بیان کیا گیا ہے۔ دوم اس مضمون میں باوجود اعتراضوں کا جواب دینے اور دوسرے مذاہب کا تذکرہ کرنے کے کسی قسم کی اشارۃً یا کنایۃً رد نہیں کی گئی۔ بلکہ صرف اسلام کی سچی فلاسفی اور خوبیاں پبلک کے کانوں تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور توحید باری تعالیٰ اور رسالتمآب صلعم کی صداقت بیان کی گئی ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعودؑ کی بے نظیر تصنیفات اور تالیفات میں ایک ایسا مضمون ہے جس میں کمل اور مختصر طور پر اسلام کی صداقت بیان کی گئی ہے اسلیئے پبلک کے دینی اور روحانی فائدہ کو مدِّ نظر رکھکر اور تبلیغ اسلام کا بڑا ذریعہ سمجھکر انکو انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے ولایت میں چھپوایا گیا ہے اور اُسکی بہت سی کاپیاں ولایت اور دیگر بلاد یورپ اور امریکہ جاپان وغیرہ میں مفت تقسیم کیگئی ہیں۔ اور کچھ کاپیاں فروخت کے لیئے بھی منگوائی گئی ہیں۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک انگریزی خوان مسلمان کے ہاتھ میں ہو۔ احباب خود بھی خریدیں اور تبلیغ اسلام کیلیئے چند کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کریں کہ اسکا اجر اللہ تعالیٰ سے لیں۔ قیمت بغرض توسیع اشاعت باوجود دو سو صفحہ اور ولایتی کاغذ اور خوبصورت جلد کے بہت ہی تھوڑی رکھی ہے یعنی مجلد کی عہ اور بیجلد کی ۱۴ر علاوہ محصولڈاک۔

جو صاحب منگوانا چاہیں دفتر ریویو آف ریلیجز قادیان ضلع گورداسپور سے منگوائیں۔

مطبع میگزین قادیان میں ماسٹر فقیر اللہ اسسٹنٹ منیجر میگزین کے اہتمام سے طبع ہوا۔